~~١٨٥٥~~

ع ١٢٨٠

~~١٨٩٩ ع~~

جواهرات

ترجمه

مبهات

~~١٨٥~~ ؛

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

اپنے پروردگار کے رستہ کی طرف دانائی اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ

جواہرات

ترجمہ

منبہات

ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

از

فقیر سبحانیہ ابن الحکیم نذیر احمد صبر صدیقی خجندی۔ قادری نقشبندی۔

مدیر تاجر میرٹھ

خاکسار محمد انوار ہاشمی پرنٹر نے

عصر جدید پریس میرٹھ میں چھپوائی

طبع اول ۱۰۰۰

بار اول ۱۰۰۰

عرض صبر

الحمد للہ سبحانہ عز وجل   والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ الاکمل

دو سال سے میری یہ عادت ہے کہ خدا کا نام لیکر ابتدا ہی سے ہر ایک کام کو شروع کر دیتا ہوں اور یہ سمجھ لیتا ہوں کہ میں اور میری لیاقت ہیچ ہے قدرت الٰہی نے اس خدمت پر مجھے مامور کیا ہے اور وہی اتمام کو پہنچائیگا"۔ اسلئے میں اپنی کسی تحریر کو خواہ وہ نظم ہو یا نثر اپنی ناچیز لیاقت کا نمونہ نہیں کہہ سکتا کیونکہ اکثر امداد غیبی سے وہ تحریر بالاتر ہوتی ہے اور میری قابلیت اس سے کہیں کمتر۔ اعتکاف رمضان المبارک میں "تنبیہات" اتفاقیہ میری نظر سے گزری اور یہ خیال دل میں پیدا ہوا کہ اسکا ترجمہ مفید عام ہوگا۔ ۲۷ تاریخ کی مبارک صبح کو جسکی رات علی العموم لیلۃ القدر سمجھی جاتی ہے۔ مینے اپنے دیباجہ سے ابتدا کی اور اصل کتاب کے صرف دو صفحوں کو ترجمہ کر کے چھوڑ دیا اور باہر چلدیا۔ سفر میں باب نہم تک لکھا۔ میرٹھ واپس آکر رسالہ اسوۂ حسنہ کے لائق مدیر سے جواہرات چھپوانے کی گفتگو کا موقع ملا۔ میں بہت ممنون ہوں کہ اُنھوں نے اپنے صرف سے اول مرتبہ ایک ہزار جلد طبع فرمانیکے وعدہ سے عزت بخشی اور آج اسکی تکمیل کیلئے میں جلد جلد یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ مینے اس ترجمہ میں جو روش اختیار کی ہے اسکی خصوصیات یہ ہیں (۱) عربی کے الفاظ عَنْ اور قَالَ وغیرہ کی پابندی اپنے اوپر لازمی نہیں رکھی بلکہ حسب مراتب الفاظ ارشاد فرمایا۔ فرمایا اور کہا وغیرہ استعمال کئے گئے ہیں۔ (۲) آیات و احادیث کے ترجمہ میں جو الفاظ تحت لفظ ترجمہ کے سوا مطلب سمجھانے کیلئے لکھے گئے ہیں خطوط وحدانی میں انکو جداگانہ دکھادیا ہے (۳) اشعار کے ترجمہ میں ہر جگہ بصورت اشعار ہی الفاظ کی پابندی لازمی نہیں سمجھی گئی بلکہ بعض جگہ مطلب کو اپنے لفظوں میں نظم کر دیا ہے (۴) جس مقولہ کا مطلب اپنی قاصر فہم سے بالاتر سمجھا وہاں ویسا ہی نوٹ لکھدیا ہے۔ (۵) بعض جگہ مطلب زیادہ واضح کرنیکو حاشیہ بھی لکھدیا ہے۔

چونکہ ترجمہ کے وقت مطلقاً کسی لغت سے مدد نہیں لی گئی اسلئے اصلاح جو نظروں سے امید ہے کہ جو سہو پائیں اطلاع بخشیں تاکہ آئندہ اصلاح کر دی جائے۔ وباللہ التوفیق۔ نذیر احمد صبر

محرم الحرام ۱۳۳۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

رونقِ عالم اُس خالقِ کونین کی قدرت کا ادنیٰ کرشمہ ہے جسنے یکے بعد دیگرے خلقت کی ہدایت کیلئے انبیاء ورسل (علیہم السلام) کو مبعوث فرمایا۔ اور اپنے پیارے نبی محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی شان ظاہر کرنیکے لئے تمام عالم کو بنایا۔ اگر "پیارے نبی" کی پیدائش منظور نہوتی تو دنیا کا وجود بھی نظر نہ آتا ؎

محبوب کی خاطر ہے ہی پیدائش کل عالم لولاك لما۔ کہکر حق نے یہ جتایا ہے

"پیارے نبی" کے صدقہ میں ساری دنیا کو بنایا۔ اور آپ ہی کی محبت کو اپنے قرب و وصول کا ذریعہ ٹھرایا۔

خدا کے چاہنے والوں کو قربِ الٰہی کا طریقہ بتانے کے لئے بہت سے نبی اور رسول (علیہم السلام) آئے اور سب نبیوں کے بعد خاتم النبیین افضل الرسل حضرت محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے۔

"پیارے نبی" اور اُنکے قدم بہ قدم چلنے والوں نے خلقت کی اصلاح کیلئے جو کچھ ارشاد فرمایا۔ وہ قیمتی "جواہرات" ہیں۔ اُنکو دل اور دماغ کے صندوقچوں میں محفوظ رکھنا اور وقتِ ضرورت "عقل وفہم" کے حوالہ کرکے کام نکالنا ہر انسان کیلئے باعث امن وراحت ہے۔ شیخ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اُن نصیحتوں کو ایک جگہ جمع کرکے خلقت پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔

لیکن وہ سب کچھ "پیارے نبی" کی اصل زبان "عربی" میں ہے۔
اور ہندوستان کے رہنے والے "اُردو زبان" میں اپنی ضرورتوں کو معلوم کر سکتے ہیں اسلئے
میں نے ضروری سمجھا کہ اسکا روزمرّہ کی سلیس زبان میں ترجمہ کر کے خلقت کے سامنے پیش
کروں تاکہ وہ فیض و فائدہ حاصل کر سکے۔

اصل کتاب کا نام "منبہات" ہے اور میں نے ترجمہ کا نام رکھا ہے "جواہرات"۔

"جواہرات" ابتدائی تعلیم پانے والے بچّوں کیلئے نصیحتوں کے سوا اُردو زبان سیکھنے
میں بھی مفید ہوگی۔

نئی تعلیم پانے والے جن کو مذہبی تعلیم نہیں دی گئی کافی طور سے نفع اُٹھا سکتے ہیں
وہ واعظین بھی جنکا دار و مدار کتب اُردو پر ہے "جواہرات کو اپنا رہبر بنا سکتے ہیں۔

"جواہرات" ہر طالب خیر کو نیکوکار۔ ہر نیکوکار کو متقی۔ ہر متقی کو عارف باللہ بنانے کے
لئے بہترین سبق ہے۔ غرض یہ مفید عالم کتاب ہے۔

خدائے تعالیٰ اپنے "پیارے نبی" کے صدقہ لڑکوں۔ لڑکیوں۔ عورتوں اور مردوں کو اسکے
پڑھنے کی توفیق دے۔ اور میرے لئے اسکو باعث نجات بنائے۔

بندہ

فقیر سبحانیہ۔ ابن الحکیم نذیر احمد صبر بن عارف باللہ مولانا ظہور الحق عرف محمد عبدالحکیم جوش ابن الشیخ
مظہر اللہ عرف پیر بخش بن غلام احمد بن محمد باقر بن محمد عاقل بن محمد شاکر بن عبداللطیف ابن مولانا
یوسف ابن مولانا داؤد ابن مولانا احمد ابن مولانا حمید الدین صدیقی خجندی قادری نقشبندی

۲۷ رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ

هُوَ الحکیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر تعریف ہر حالت میں اللہ میاں ہی کے واسطے ہے۔ اور اللہ میاں کی رحمت اُسکے (پیارے) رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) پر جو ساری خلقت اور ہر ایک جہان میں سب سے بہتر ہیں۔

یہ منبہات ہے

جسکو شیخ شہاب الملّت والحق والدین احمد بن علی بن محمد بن احمد عسقلانی مصری شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) نے جو ابن حجر کے لقب سے مشہور ہیں اپنی آخرت کے سامان کیلئے لکھا ہے۔

اس "منبہات" کے باب دو دو۔ تین تین۔ باتوں کے اعتبار سے ہیں اور اسی طرح دس دس تک لکھے گئے ہیں۔

(۱) دو دو باتیں

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

دو عادتیں ایسی ہیں کہ اُن سے بڑھکر کوئی چیز نہیں۔

(۱) اللہ میاں پر ایمان لانا۔

(۲) مسلمانوں کو نفع پہنچانا۔

اور دو عادتیں ایسی ہیں کہ اُن سے زیادہ بُری کوئی چیز نہیں:۔

(۱) اللہ میاں کا ساجھی بتانا۔

(۲) مسلمانوں کو ستانا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ تمہیں عالموں کے پاس بیٹھنا اور عقلمندوں کی باتیں سُننی چاہئیں۔ کیونکہ اللہ میاں جس طرح مردہ (سوکھی) زمین مینہ کے پانی سے زندہ (ہری بھری) کر دیتے ہیں ایسے ہی دانائی کے نور سے مردہ (سیاہ) دل کو زندہ (روشن) بنا دیتے ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو آدمی بغیر توشہ (نیک عمل) کے قبر میں چلا گیا

اسکی مثال ایسی ہی جیسے دریا کا سفر بغیر کشتی کے۔[1]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔

دُنیا کی عزت مال سے ہے اور آخرت کی عزت نیک اعمال سے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔

دل میں دُنیا کا غم اندھیرا ہے اور آخرت کا غم نور

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں:۔

جو کوئی علم (اللہ کی پہچان) چاہیگا جنت (کی راحت) اُسے چاہے گی۔ اور جو کوئی گناہوں کو چاہے گا دوزخ (کی تکلیف) اُسے چاہے گی۔

یحیٰی بن معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔

کسی بزرگ نے اللہ میاں کی نافرمانی نہیں کی اور کسی عقلمند نے آخرت کے مقابلہ میں دُنیا کو پسند نہیں کیا۔

اعمش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔

جسکی کمائی پرہیزگاری (ایمانداری) پر موقوف ہے لوگ اسکی دینداری کا ہمیشہ ذکر کرینگے اور جسکی کمائی دنیاداری (دغابازی) پہ ہے لوگ اُسکی بے ایمانی کو خوب مشہور کرینگے۔

[1] جس طرح بغیر کشتی دریا کا سفر ڈوبنے کی نشانی ہو اسی طرح نیک عمل کئے بغیر مرجانا بھی مصیبت میں ڈالدیگا۔ صبر۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔

جو گناہ نفسانی خواہش کے سبب (اتفاقیہ) ہوتا ہے اسکے بخشے جانے کی امید ہے اور جو گناہ تکبر کے سبب (قصداً) کیا جاتا ہے اسکے بخشے جانے کی امید نہیں جیسے شیطان کے گناہ کی اصل تکبر ہے اور آدم (علیہ السلام) کا قصور نفسانی خواہش (اتفاقیہ غلطی) کے سبب ہوا تھا۔

بعض زاہدوں کا قول ہے:۔

جسنے ہنستے ہوئے (جان بوجھ کر) گناہ کیا اللہ میاں اُسے دوزخ (کی تکلیف) میں ڈالینگے اور وہ روتا ہوگا۔ اور جسنے روتے ہوئے (عاجزی کے ساتھ) اللہ میاں کا کہنا مانا۔ اللہ میاں اُسے جنت (کے عیش) میں پہنچائے گا اور وہ (خوشی کے مارے) ہنستا ہوگا۔

بعضے حکیموں نے کہا ہے:۔

چھوٹے گناہوں کو ذرا سا مت سمجھو۔[1] کیونکہ اُنہیں سے بڑے گناہ پیدا ہوتے ہیں۔

[1] یعنی بے پروائی سے اُنکی کثرت مت کرو ورنہ بڑے بڑے گناہ کرنیکی جرات اور عادت ہوجائیگی۔ صبر۔

[12] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-
صغیرہ[1] (چھوٹا) گناہ بار بار کئے جانے سے
صغیرہ نہیں رہتا اور کبیرہ[2] (بڑا) گناہ توبہ و
استغفار کرنیسے بخشدیا جاتا ہے -

[13] بزرگوں نے کہا ہے :-
عارف[1] (اللہ میاں کو پہچاننے والا) اللہ میاں
کی تعریف میں لگا رہتا ہے اور زاہد[2] (نمازی پرہیزگار)
دعا میں -

[14] بعضے عقلمندوں نے کہا ہے :-
(۱) جسنے خدا سے بڑھکر کسی اور کو اپنا دوست
مانا اسنے خدا کو کچھ بھی نہ پہچانا -
(۲) جسنے اپنے نفس (کی خواہشوں) سے زیادہ
کسی اور کو اپنا دشمن جانا - وہ اپنے نفس کو
پہچانا ہی نہیں -

[15] حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
اللہ میاں کے قول

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

یعنی خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا " کی
تفسیر میں بیان کیا ہے :- کہ " خشکی " زبان
ہے اور " تری " دل - پس اگر زبان بگڑی دنیا والے
اسپر روئیں گے اور اگر دل بگڑا تو فرشتے اسکے
حال پر افسوس کرینگے -

[16] بزرگوں نے کہا ہے :-
بیشک ! شہوت[1] بادشاہوں کو غلام کردیتی ہے
اور صبر[2] غلاموں کو بادشاہ بنا دیتا ہے - کیا تمنے
یوسف (علیہ السلام) اور زلیخا کا قصہ نہیں دیکھا؟

[17] بزرگوں نے کہا ہے :-
(۱) خوشی اُسکے لئے ہے جسکی عقل آزاد ہو اور
نفسانی خواہش قید[ل۱] -
(۲) افسوس اُسکے واسطے ہے جسکی نفسانی
خواہش آزاد ہو اور عقل قید -

[18] بزرگوں نے کہا ہے :-
(۱) جسنے گناہوں کو چھوڑا اسکا دل نرم ہوا -
(۲) جسنے حرام کو چھوڑکر حلال روزی حاصل کی
اُسکی عقل سنور گئی -

[19] اللہ میاں نے بعضے نبیوں (علیہم السلام) سے
یوں کہا :- کہ
(۱) ہمنے جو حکم دیا - اُسے مانو !
(۲) ہماری نصیحت کے خلاف مت کرو !

ل جو نفسانی خواہش کا پابند ہوگا اور عقل سے کام
نہ لیگا ہمیشہ نقصان اُٹھائیگا - صبر

بزرگوں نے کہا ہے[۲۰]:-

(۱) اللہ میاں کی رضامندی اختیار کرنا۔ اور اُسکے غصہ سے بچنا ہی عقل کا کمال ہے۔

بزرگوں نے کہا ہے[۲۱]:-

(۱) عالم کے واسطے پردیس پردیس نہیں رہتا اور

(۲) جاہل کیلئے وطن بھی پردیس ہو جاتا ہے[۱]

بزرگوں نے کہا ہے[۲۲]:-

جو کوئی عبادت کے سبب اللہ میاں کی نزدیکی حاصل کرتا ہے وہ دنیاداروں سے دور (انجانا) ہو جاتا ہے۔

بزرگوں نے کہا ہے[۲۳]:-

عبادت کے لئے ہلنا جلنا اللہ میاں کو پہچان لینے کی نشانی ہے۔ جیسے جسم کا ہلنا جلنا زندگی کی دلیل ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے[۲۴]:-

(۱) تمام گناہوں کی جڑ دنیا کی محبت ہے۔

(۲) تمام آفتوں کی جڑ زکوٰۃ[۲] اور عشر کا نہ دینا۔

بزرگوں نے کہا ہے[۲۵]:-

(۱) اپنی خطا کا اقرار کرنے والا ہمیشہ اچھا رہتا ہے

(۲) قصور کا اقرار کرنا قبولیت کی نشانی ہے۔

بزرگوں نے کہا ہے[۲۶]:-

(۱) احسان نہ ماننا سزا کے قابل ہے۔

(۲) احمق کا دوست بدنصیب ہے۔

ایک شاعر کہتا ہے ؎

دُنیا میں جب تو پھنس گیا۔ دھوکہ تھا یہ امید کا
سب عمر غفلت میں کٹی۔ اور موت کا وقت آ لگا
دیکھی جو مرگِ ناگہاں اور قبر صندوقِ عمل
کر صبر ان آفات پر ہے موت بھی حکمِ خدا

(۲) تین تین باتیں

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

(۱) جو آدمی صبح اُٹھتے ہی تنگی معاش کی شکایت کرتا ہے گویا وہ خدا کی شکایت کرتا ہے۔

(۲) جو آدمی صبح اُٹھتے ہی دنیاوی کاموں کیلئے غمگین ہوتا ہے گویا وہ خدا پر غصہ کرتا ہے۔

(۳) جو آدمی مالدار کی تواضع (خوشامد اور خاطر) اسکے مالدار ہونے کے لحاظ سے کرتا ہے اُس کا دو تہائی ایمان ضائع ہو جاتا ہے

[۱] عالم اپنے علم اور لیاقت کے سبب پردیس میں بھی دوست آشنا بنا لیتا ہے اور جاہل سے وطن والے بھی نفرت کرکے انجانوں جیسے ہو جاتے ہیں۔ صبر

[۲] زکوٰۃ چاندی سونے کا چالیسواں حصہ اور عشر مال و متاع کا دسواں حصہ راہِ خدا میں دینا۔ صبر

حضرت[۲] ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:-
تین باتوں سے تین چیزیں حاصل نہیں ہوسکتیں۔
(۱) مالداری آرزو سے۔
(۲) جوانی خضاب سے۔
(۳) تندرستی دوا سے۔ [ف۱]
حضرت[۳] عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:-
(۱) لوگوں سے ملنساری رکھنا آدھی عقل (کا کام) ہے
(۲) نرمی سے (بات) پوچھنا آدھا علم ہے۔
(۳) بھلی بات سوچنا آدھی روزی ہے۔
حضرت[۴] عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:-
(۱) جسنے دنیا چھوڑ دی۔ اُسکو اللہ میاں اپنا پیارا بنا لیتے ہیں۔
(۲) جسنے گناہ چھوڑ دئے اُس سے فرشتوں کو محبت ہو جاتی ہے۔
(۳) جسنے مسلمانوں کی طرف سے لالچ (کا خیال) چھوڑ دیا اُسے مسلمان چاہنے لگتے ہیں۔
حضرت[۵] علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں:-
تجھے (۱) دنیا کی نعمتوں میں سے اسلام کافی ہے۔
(۲) کاموں میں سے عبادت کافی ہے۔
(۳) عبرتوں میں سے موت کافی ہے۔
عبداللہ[۶] بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:-
(۱) بہت سے مالدار گناہوں میں پھنس جاتے ہیں۔
(۲) بہت سے خوشامدیوں کی خوشامد سے ایک بلا میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔
(۳) بہت سے آدمی عیب پوشی کے سبب دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ [ف۱]
زبور[۷] میں ہے:-
عقلمند کو چاہئے کہ تین باتوں کے سوا کچھ نہ کرے
(۱) آخرت کے توشہ کی طیاری۔
(۲) روزی کے لئے محنت۔
(۳) حلال روزی کے مزے کی تلاش۔
ابی ہریرہ[۸] رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:-
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔
تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں۔ اور
تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ اور
تین چیزیں درجہ بڑھانے والی ہیں۔ اور

ف۱ یعنی دولت۔ جوانی اور تندرستی جسقدر قسمت میں ہوتی ہے اس سے زیادہ اگر کوئی ظاہری سامان یا تمنا کرکے چاہے تو فضول ہے۔ صبر

ف۱ یعنے لوگ اُنکے عیب پر بجائے نکتہ چینی چشم پوشی کرتے ہیں۔ اور وہ عیب کو ہنر سمجھنے لگتے ہیں۔ صبر

تین چیزیں گناہ دور کرنے والی ہیں۔

نجات دلانے والی یہ ہیں:۔

(۱) ظاہری و باطنی (ہر حالت میں) خدا سے ڈرنا۔

(۲) مسکینی و دولتمندی (ہر حالت میں) کفایت شعاری کرنا۔

(۳) خوشی و ناراضی (ہر حالت میں) انصاف کا خیال رکھنا۔

ہلاک کرنے والی یہ ہیں:۔

(۱) کنجوسی (۲) بوالہوسی (۳) خود پسندی۔

مرتبہ بڑہانے والی یہ ہیں:۔

(۱) ہر مسلمان کو سلام کرنا۔

(۲) کھانا کھلانا۔

(۳) رات کے وقت جب دوسرے لوگ سوتے ہوں (نفل) نماز پڑہنا۔

گناہ دور کرنے والی یہ ہیں:۔

(۱) سردی میں اچھی طرح (اطمینان سے) وضو کرنا۔

(۲) جماعت کی نماز کیلئے قدم بڑہانا۔

(۳) ایک وقت کی نماز پڑہکر دوسرے وقت کا انتظار کرنا۔

جبرئیل[9] علیہ السلام نے عرض کیا:۔

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! (۱) آپ چاہے

جبتک دنیا میں رہئے آخر ایک دن جانا ہوگا۔

(۲) (دنیا میں) جسے چاہے دوست بنائیے آخر ایکدن جدائی ہوگی

(۳) جو چاہے کیجئے آخر اُسکا بدلہ ملیگا۔

رسول[10] اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

تین (قسم کے) آدمی ہیں جنکو خدا عرش کے سایہ میں اُس دن جگہ دے گا جبکہ اُسکے سوا کسی اور کا سایہ نہو گا۔

(۱) تکلیف میں وضو کرنیوالے۔

(۲) اندھیرے میں مسجد جانیوالے۔

(۳) بھوکے کو کھانا کھلانے والے۔

لوگوں[11] نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا کہ اللہ میاں نے آپ کو کس عمل کے سبب اپنا خلیل (دوست) بنالیا؟

آپ نے فرمایا۔ تین کاموں کے سبب!

(۱) میں نے خدا کے حکم کو اوروں کے حکم پر مقدم سمجھا

(۲) جس کام کا اللہ میاں ذمہ دار ہے۔ میں نے اسکا انتظام نہیں کیا (بلکہ اُسی کے بھروسے پر چھوڑ دیا)۔

(۳) میں نے بغیر مسافر کے کبھی صبح و شام کا کھانا نہیں کھایا۔

بعض[12] حکیموں نے کہا ہے:۔

تین چیزیں رنج و غم کو دور کرتی ہیں:۔

(۱) اللہ میاں کی یاد (۲) اولیاء اللہ کی ملاقات ۔
(۳) عقلمندوں کی باتیں ۔

[13] حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔ (۱) بے ادب بے وقوف ہوتا ہے (۲) بے صبر بے دین ہوتا ہے (۳) بدکار خدا سے دور ہوتا ہے ۔

[14] نقل ہے:۔ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص علم سیکھنے چلا تو یہ خبر اُنکے نبی (علیہ السلام) کو ہوگئی ۔ اُنہوں نے آدمی بھیجکر اُس طالب علم کو بلوالیا اور اُس سے کہا:۔ اے جوان میں تجھے تین نصیحتیں کرتا ہوں جن میں اگلے پچھلے سب کا علم موجود ہے:۔ (۱) ظاہر و باطن (ہر حالت) میں خدا سے ڈر (۲) اپنی زبان عیب گوئی سے پاک رکھ (کسی کی بُرائی مت کر بلکہ ہر شخص کو بھلائی سے یاد کر ۔
(۳) حلال کمائی سے روٹی حاصل کرکے پیٹ بھر ۔
(یہ سنکر طالب علم نے سفر کا ارادہ چھوڑ دیا ۔

نقل ہے کہ:۔ بنی اسرائیل میں سے ایک آدمی نے علم کے اسی صندوق جمع کئے لیکن اُس سے کچھ فائدہ نہ اُٹھایا ۔ پس اللہ میاں نے اُنکے نبی پر وحی بھیجی کہ اس جمع کرنیوالے سے کہدو:۔ اگر تو علم کے صندوق اس سے زیادہ بھی جمع کریگا تو فائدہ نہوگا ۔ مگر تین باتوں سے ۔
(۱) تو دنیا کو دوست نہ بنا کیونکہ وہ ایمانداروں کا گھر نہیں ہے
(۲) تو شیطان کے ساتھ مت رہ ۔ کیونکہ وہ ایمانداروں کا ساتھی نہیں ہے ۔
(۳) تو کسی کو رنج مت پہنچا ۔ کیونکہ ایمانداروں کا کام نہیں ہے ۔

[15] ابی سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ میاں سے دعا مانگی:۔
(۱) الٰہی اگر تو گناہوں کی بابتہ مجھ سے پوچھے تو میں تجھ سے معافی چاہونگا ۔
(۲) اگر تو میرے بخل پر ٹوکے تو میں تیری سخاوت طلب کروں گا ۔
(۳) اگر تو مجھے دوزخ میں ڈالدے تو میں دوزخیوں کو بتادونگا کہ میں تیرا ہی دوست ہوں

[16] بزرگوں نے کہا ہے:۔
(۱) سب سے زیادہ نیک وہ ہے جس کا دل عالم ہو ۔
(۲) بدن صبر کرنیوالا ہو ۔
(۳) جو کچھ ہاتھ میں ہو اُسی پر قناعت کرنیوالا ہو

[18] ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔
جو لوگ تم سے پہلے ہلاک ہوگئے وہ تین باتوں کے سبب!
(۱) زیادہ بکواس کرنے سے ۔
(۲) زیادہ کھانے سے ۔
(۳) زیادہ سونے سے ۔

[19] یحییٰ بن معاذ رازی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔
خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے ۔ جسنے:۔
(۱) دنیا چھوڑنے (مرنے) سے پہلے دنیا کی محبت چھوڑ دی ۔

(۲) قبر میں داخل ہونے سے پہلے اُس (میں
آرام سے رہنے) کو (نیک اعمال کی سجاوٹ
اور سامان) طیار کرلیا -
(۳) اپنے پروردگار کو ملنے سے پہلے (اس کے
حکموں پر چل کر) راضی کرلیا -
[۲۰] حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :-
جسکو خدا اور اسکے رسول اور اُسکے اولیار کا
طریقہ نہیں آتا وہ خالی ہاتھ ہے -
اُن سے پوچھا گیا کہ :-
(۱) خدا کا طریقہ کیا ہے؟
فرمایا :- بھید کو چھپانا -
(۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کیا ہی؟
فرمایا :- ملنساری -
(۳) اولیار اللہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین)
کا طریقہ کیا ہے؟
فرمایا :- لوگوں کی طرف سے تکلیف پہنچنے پر برداشت کرنا -
[۲۱] پہلے لوگ تین عادتوں کی نصیحت کرتے تھے اور
اُن کو لکھ دیتے تھے :-
(۱) جو کوئی آخرت کیلئے عمل کرتا ہے اللہ میاں
اُسکا دین اور دنیا کا بھی کام بنا دیتے ہیں -
(۲) جو کوئی اپنے باطن کی اصلاح کرتا ہے اللہ میاں
اسکا ظاہر بھی سنوار دیتے ہیں -
(۲) جو کوئی اپنے اور خدا کے معاملہ کو صاف رکھتا
ہے اللہ میاں اُسکے اور دوسرے لوگوں کے
درمیان بھی صفائی پیدا کر دیتا ہے -
[۲۲] حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں :-
تو ایسا آدمی بن کہ :-
(۱) اللہ میاں تجھے اچھا آدمی جانیں -
(۲) نفس بُرا آدمی سمجھے -
(۳) لوگ اپنے جیسا خیال کریں -
[۲۳] اللہ میاں نے حضرت عزیر علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ
اے عزیر (علیہ السلام)
(۱) جب تم چھوٹا گناہ کرو تو اُسکے صغیرہ (چھوٹا)
ہونے کو مت دیکھو بلکہ اُسکی طرف دیکھو جسکی
نافرمانی کرتے ہو -
(۲) جب تم کو تھوڑی نعمت ملے تو اسکی کمی کو
مت دیکھو بلکہ عطا کرنیوالے پر نظر رکھو -
(۳) جب تم پر مصیبت پڑے تو خلقت میں ہماری
شکایت مت کرو - جس طرح ہم تمہارے گناہ پہنچنے
پر (عام) فرشتوں کو خبر تک بھی نہیں کرتے -
[۲۴] حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :-
صبح ہوتے ہی شیطان روزمرہ مجھ سے یہ پوچھتا

ہے کہ :-

تو کیا کھائے گا؟ کیا پہنے گا؟ کہاں رہیگا؟

میں کہدیتا ہوں۔

موت کا بھوکا ہوں۔ کفن پہنونگا اور قبر میں رہونگا

[۲۵] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

جسنے گناہوں کی ذلت چھوڑ کر فرمانبرداری کی عزت اختیار کرلی۔ اللہ میاں

(۱) باوجود مال نہونے کے اُسکو کسی کا محتاج نہ رکھے گا۔

(۲) باوجود لشکر نہونے کے اُسکی مدد کریگا۔

(۳) باوجود عزیز و اقربار (کی مخالفت اور ساتھی) نہونے کے اُسکو عزت دیگا۔

[۲۶] بیان کیا گیا ہے کہ :-

ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس تشریف لے گئے اور اُن سے دریافت فرمایا کہ :- تم نے کس حالت میں صبح کی؟

سب نے عرض کیا :- اُس حالت میں کہ خدا پر ہمارا ایمان ہے۔

آپ نے فرمایا :- تمہارے ایمان کی کیا پہچان ہے؟

عرض کیا۔ ہم مصیبت پر صبر کرتے ہیں۔ نعمت شکر کرتے ہیں اور حکم الٰہی پر راضی رہتے ہیں"۔

آپنے فرمایا :- خدا کی قسم تم سچے مسلمان ہو!"

[۲۷] اللہ میاں نے بعضے نبیوں (علیہم السلام) پر وحی بھیجی کہ :-

(۱) (قیامت کے دن) جو کوئی مجھ سے ملیگا اُس حالت میں کہ اُسے مجھ سے محبت ہوگی۔ میں اُسے جنت میں بھیجوں گا۔

(۲) جو کوئی اس حالت میں میرے سامنے آئیگا کہ اُسے مجھ سے مخالفت ہوگی تو میں اُسے دوزخ میں ڈالوں گا۔

(۳) جو کوئی گناہوں سے شرماتا ہوا میرے روبرو آئے گا میں کراماً کاتبین (نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتوں) کو اسکے گناہ بھلا دونگا۔

[۲۸] عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں :-

(۱) تو خدا کا فرض ادا کر۔ تو سب سے زیادہ عابد ہو جائے گا۔

(۲) خدا نے جن باتوں سے روکا ہے اُن سے بچ۔ تو سب سے زیادہ پرہیزگار بن جائیگا۔

(۳) خدا نے جو کچھ تجھے دیا ہے اُسی پر راضی رہ تو سب سے زیادہ تونگر ہو جائیگا۔

۲۹ صالح مرقدی رضی اللہ عنہ ایک مکان کے پاس
گئے اور اُس سے پوچھا کہ:-
اے مکان! تیرے پہلے مالک کہاں ہیں؟
اور تیرے پورانے بنانیوالے کہاں ہیں؟
اور تیرے قدیم رہنے والے کہاں ہیں؟
پس غیبی آواز آئی کہ:-
(۱) اُنکے نشان مٹ گئے۔
(۲) زمین کے نیچے اُنکے جسم گل گئے۔
(۳) صرف اعمال اُنکے گلے پڑے ہیں۔

۳۰ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں:-
(۱) تو جس کسی پر احسان کرنا چاہے اُسی کا امیر ہے
(۲) جس سے مانگنا چاہے اُسی کا محتاج ہے۔
(۳) جس سے بے پروا رہنا چاہے اُسی کی جیسا ہی۔

۳۱ یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:-
(۱) دنیا کا بالکل چھوڑ دینا ہی اُسکو پورا اختیار
کرنا ہے۔
(۲) جس نے اُسکو بالکل چھوڑ دیا۔ اُسی
نے پورا اختیار کر لیا۔
(۳) جسنے اُسے پورا اختیار کر لیا اُسی نے بالکل چھوڑ دیا۔[1]
پس اسکا چھوڑنا اختیار کرنا ہی اور اختیار کرنا چھوڑنا۔

۳۲ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ
آپنے زہد کیوں کر اختیار کیا؟ فرمایا کہ:-
تین باتوں کے سبب!
میں نے سمجھا کہ:-
(۱) قبر وحشت کی جگہ ہے اور کوئی اس میں
مونس نہو گا۔
(۲) رستہ دور کا ہے اور میرے پاس توشہ نہیں۔
(۳) منصف خدائے جبار ہے اور میرے پاس
(گناہوں سے بچنے کی) کوئی دلیل نہیں۔ پس
میں نے پرہیز گاری اختیار کر لی جو ہر موقع پر کام آئیگی۔

۳۳ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ جو بہت بڑے خدا شناس
تھے فرماتے تھے کہ:-
(۱) اے خدا میرا جی چاہتا ہے کہ میں اپنی تمام
نیکیاں تجھی کو (تیرے ہی نام پر) دیدوں۔
باوجودیکہ میں خود محتاج اور کمزور ہوں۔
پس اے میرے مولا! بھلا تو یہ کیوں نہ چاہیگا
کہ میرے تمام گناہ بخش دے۔ تو میری (خطاؤں
کی) طرف سے بے پرواہ ہے۔ اور آپنے کہا ہے:-
(۲) اگر تو اللہ میاں سے محبت کرنا چاہتا ہے
تو اپنے آپ (نفسانیت) سے نفرت کر۔
(۳) اگر تم وصال کا مزا چکھو گے تو ضرور تم

[1] یہ چیستان ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ صبر

فراق کی کڑواہٹ سے بھی واقف ہو گے۔

[۳۴] حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ:۔

اللہ میاں کی محبت کیا ہے؟

فرمایا۔ یہ کہ:۔

(۱) تم کسی اچھی صورت سے۔

(۲) کسی سُریلی آواز سے۔

(۳) کسی خوش بیانی سے (بجز خدا کے) محبت نہ کرو!۔

[۳۵] ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے:۔

زہد کے تین حرف ہیں:۔ ز۔ ہ۔ د۔

پس ز سے زادراہ (توشۂ آخرت) مراد ہے۔

اور ہ سے ہدایت دین۔

اور د سے دائم (ہمیشہ) عبادت میں رہنا۔

[۳۶] ایک اور موقع پر فرمایا:۔

"زہد" کے تین حرف ہیں۔

ز سے ترک زینت مراد ہے اور

ہ سے ترک ہوا و ہوس۔ اور

د سے ترک دنیا۔

[۳۷] حامد لفاف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے:۔

میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ مجھے وصیت (نصیحت) کرو!

میں نے کہا:۔ تو دین کا غلاف بنا۔ جیسے قرآن مجید کا غلاف (جزودان) ہوتا ہے۔

اُسنے پوچھا:۔ دین کا غلاف کیا ہے؟

میں نے کہا:۔ جتنا ضروری ہو اُسکے سوا (۱) باتیں بنانا (۲) دنیا (۳) لوگوں سے غلط ملط سب چھوڑ دے۔ پھر سمجھ! کہ:۔

اصل زہد (۱) تمام کبیرہ وصغیرہ گناہوں سے بچنا

(۲) ہر ایک آسان اور مشکل فرض کا ادا کرنا۔

(۳) کم وبیش ساری دنیا کو دنیاداروں ہی کے لئے چھوڑ دینا۔

[۳۸] حکیم لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا:۔

بیٹا! انسان کے تین حصے ہیں۔ ایک تہائی اللہ میاں کیلئے۔ ایک تہائی اُسکی ذات کیلئے اور ایک تہائی بخشش کے لئے۔

(۱) اللہ میاں کیلئے تو روح ہے۔ اور

(۲) اُس کی ذات کیلئے عمل۔ اور

(۳) بخشش کے لئے جسم۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں:۔

تین چیزیں حافظہ (ذہن) کو بڑھاتی ہیں اور بلغم کو دور کرتی ہیں۔

(۱) مسواک کرنا۔

(۲) روزہ رکھنا۔

(۳) قرآن مجید پڑھنا۔

[۴۰] کعب الاحبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔
شیطان سے بچنے کیلئے مسلمانوں کے تین قلعے ہیں:۔

(۱) مسجد۔

(۲) خدا کی یاد۔

(۳) قرآن مجید کی تلاوت۔

[۴۱] بعض حکیموں نے کہا ہے:۔
اللہ میاں کے خزانے میں تین چیزیں ہیں جو سوائے اپنے دوست کے کسی کو نہیں دیتے۔

(۱) فقر۔

(۲) مرض۔

(۳) صبر۔

[۴۲] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جب پوچھا گیا کہ:۔
اچھا دن۔ اچھا مہینہ۔ اور اچھا عمل کیا ہے؟
تو آپ نے فرمایا:۔

(۱) سب سے اچھا دن جمعہ ہے اور

(۲) سب سے اچھا مہینہ رمضان اور

(۳) سب سے اچھا عمل پانچوں نمازیں وقت پر پڑھنا۔

جب یہ بات کہے ہوئے تین دن گزر گئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ پوچھا گیا اور اُنہوں نے ایسا جواب دیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا اگر دنیا بھر کے عالموں، عقلمندوں اور سمجھداروں سے پوچھا جاتا تو ایسا جواب نہ دے سکتے جیسا حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے دیا ہے۔

[۴۳] لیکن میرے نزدیک۔

(۱) تیرا سب سے اچھا عمل وہ ہے جو اللہ میاں قبول کر لیں۔ اور

(۲) سب سے اچھا مہینہ وہ ہے جس میں اللہ میاں کے حضور سچے دل سے توبہ کرے اور

(۳) سب سے اچھا دن وہ ہے جس میں تو اللہ میاں کے پاس دُنیا سے ایماندار جائے۔

[۴۴] شاعر کہتا ہے ؎

دیکھو زمانہ دن بدن۔ لیتا ہے اپنا امتحاں
پھر بھی ہر اک حالت میں ہم۔ ہیں کھیل ہی میں مبتلا
دُنیا سے بچ آگے کو چل۔ ان نعمتوں پر مت پھسل
یہ ٹھہرنے کا گھر نہیں۔ اپنا وطن یہاں مت بنا
اپنے لئے کر لے عمل۔ تو موت سے پہلے سنبھل

پچھتائے گا انجام کو۔ گر بھائی بندوں میں پھنسا

کہا گیا[۴۵] ہے :-

جب اللہ میاں کسی بندہ کو نیک بنانا چاہتے ہیں تو اُسکو۔

(۱) دین (کے مسائل) میں سمجھدار۔

(۲) دنیا کا چھوڑنے والا۔

(۳) اپنے ہی عیبوں پر نظر رکھنے والا بنا دیتے ہیں۔

حضرت[۴۶] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

مجھے تمہاری دنیا میں سے تین چیزیں پسند آئی ہیں۔

(۱) خوشبو۔

(۲) عورت۔

(۳) میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

اُسوقت آپ کے اصحاب (رضوان اللہ علیہم اجمعین) آپ کے ساتھ ہی بیٹھے تھے۔

حضرت[۴۷] ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا :-

یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) آپنے سچ فرمایا اور مجھے (بھی) دنیا میں تین (ہی) چیزیں پیاری ہیں :-

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر نظر رکھنا۔

(۲) اپنے مال کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر قربان کرنا۔

(۳) اور اپنی بیٹی کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں رکھنا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا :-

اے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) آپ نے سچ کہا"

مجھے (بھی) دنیا میں تین چیزیں بھلی معلوم ہوتی ہیں۔

(۱) نیکی کا حکم دینا۔

(۲) بُرائی سے روکنا۔ اور

(۳) پُرانے کپڑے پہننا۔

حضرت[۴۹] عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا :-

اے عمر (رضی اللہ عنہ) آپنے سچ کہا :-

مجھے (بھی) دنیا میں تین چیزیں بھائیں :-

(۱) بھوکے کا پیٹ بھرنا۔

(۲) ننگے کو کپڑا اپہنانا۔

(۳) قرآن مجید کی تلاوت۔

حضرت[۵۰] علی کرم اللہ وجہہ نے کہا :-

اے عثمان (رضی اللہ عنہ) آپنے سچ کہا :-

میں نے (بھی) دنیا میں سے تین چیزیں چھانٹ لیں :-

(۱) مہمان کی خدمت کرنا۔

(۲) گرمی میں روزہ رکھنا۔

(۳) (جہاد میں کفار و مشرکین پر) تلوار چلانا۔

ابھی صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) میں یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا:۔

آپ حضرات کی باتیں سُنکر بزرگ و برتر اللہ میاں نے مجھے بھیجا ہے۔ اور (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو حکم دیا ہے کہ مجھ سے پوچھیے: "اگر میں دنیا کے رہنے والوں میں سے ہوتا تو کیا پسند کرتا؟"

آپ نے فرمایا کہ:۔

(اے جبرئیل!) اگر تو دنیا کے رہنے والوں میں سے ہوتا تو کیا پسند کرتا؟

۵۰ کہا:۔

(۱) گمراہوں کو رستہ بتانا۔

(۲) عبادت کرنے والے غریب مسافروں سے محبت رکھنا۔

(۳) بال بچے دار مفلسوں کی مدد کرنا۔

۵۱ پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا:۔

رب العزت جل جلالہٗ (اللہ میاں) اپنے بندوں کی تین عادتیں پسند کرتا ہے:۔

(۱) (خدا کے رستہ میں) طاقت صرف کرنا۔

(۲) شرمندگی کے وقت رونا۔

(۳) فاقہ میں صبر کرنا۔

۵۲ بعض حکیموں نے کہا ہے:۔

(۱) جو کوئی اپنی ہی سمجھ پر چلے گا گمراہ ہو جائیگا

(۲) جو کوئی اپنے مال پر اترائیگا مفلس ہو جائیگا

(۳) جو کوئی خلقت سے عزت چاہیگا۔ ذلیل ہوگا۔

۵۳ بعضے حکیموں نے کہا ہے:۔

خدا شناسی کے تین پھل ہیں:۔

(۱) اللہ میاں سے شرمانا۔

(۲) اللہ میاں کیلئے دوست بنانا۔[۱]

(۳) اللہ میاں سے محبت رکھنا۔

۵۴ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

(۱) محبت خدا شناسی کی بنیاد ہے اور

(۲) پاکدامنی یقین کی پہچان ہے۔ اور

(۳) یقین کی جڑ پرہیزگاری اور خدا کی مرضی پر خوش رہنا ہے۔

۵۵ حضرت سفیان بن عنینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

(۱) جو کوئی خدا کو چاہتا ہے۔ وہ خدا کے دوست

---

۱ ہمارے چچا نے کہا ہے۔ "دوستی اور کسی غرض کیلئے۔ وہ تجارت ہے۔ دوستی ہی نہیں۔" ۱۲ صبر

کو بھی چاہتا ہے - اور

(۲) جو خدا کے دوست کو چاہتا ہے - وہ اُس چیز کو چاہتا ہے جو خدا کے رستہ میں پسند ہوئی اور

(۳) جو کوئی اُس چیز کو چاہتا ہے جو خدا کے رستہ میں پسند ہوئی - وہ یہ ضرور چاہیگا کہ کوئی آدمی اُسے نہ پہچانے -

۵۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

سچی محبّت تین عادتوں میں ہے:-

(۱) اپنے پیارے کی باتوں کو دوسروں کی باتوں پر مقدم سمجھے -

(۲) اپنے پیارے کی صحبت کو دوسروں کی صحبت پر مقدم سمجھے -

(۳) اپنے پیارے کی مرضی کو دوسروں کی مرضی پر مقدم سمجھے -

۵۷ وہب بن منبہ یمانی نے کہا ہے:-

توریت میں لکھا ہے:-

(۱) لالچی (آدمی) فقیر ہے اگرچہ دنیا بھر کا سردار ہو - اور

(۲) فرمانبردار سردار ہے اگرچہ غلام ہو - اور

(۳) صبر کرنے والا" غنی (بے پروا) ہے اگرچہ بھوکا ہو -

۵۸ بعضے حکیموں نے کہا ہے:-

(۱) جسنے خدا کو پہچان لیا - اُسے خلقت کے ساتھ (رہنے میں) مزا ہی نہیں آئے گا - اور

(۲) جسنے دنیا کو پہچان لیا - اُسے اُدھر توجہ ہی نہوگی اور -

(۳) جسنے اللہ میاں کے انصاف کو پہچان لیا اُسپر دشمن حملہ نہیں کر سکتے -

۵۹ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے:-

(۱) ہر ایک ڈرنے والا بھاگتا ہے - اور

(۲) ہر ایک رغبت کرنیوالا چاہتا ہے - اور

(۳) ہر ایک خدا کا چاہنے والا اپنے نفس سے نفرت کرتا ہے -

۶۰ ایک خدا کو پہچاننے والے نے کہا ہے:-

(۱) خدا کو پہچاننے والا خود قیدی ہے اور

(۲) اسکا دل سنوا کھا ہے اور

(۳) خدا کیلیے اسکے عمل بہت ہیں -

۶۱ پھر کہا ہے:-

(۱) خدا کا پہچاننے والا وفادار ہے - اور

(۲) اس کا دل روشن اور

(۳) اُسکا عمل پاک ہے -

۶۲ ابن سلیمان دارانی کہتے ہیں -

(۱) دنیا اور آخرۃ میں بھلائی کی جڑ خدا سے
ڈرنا ہے۔
(۲) دنیا کی کنجی پیٹ بھرنا۔
(۳) آخرت کی کنجی بھوکا رہنا۔
کہا گیا ہے:۔
عبادت ایک پیشہ ہے اور
(۱) اسکی دوکان تنہائی۔
(۲) اُسکا اصل مال "پرہیزگاری"۔
(۳) اُسکا منافعہ "جنت"۔
مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔
تین چیزوں کی تین چیزوں سے اصلاح کرتا کہ
تو ایماندار ہو جائے:۔
(۱) تکبر کی تواضع سے۔
(۲) لالچ کی صبر سے۔
(۳) حسد کی خیر خواہی سے۔

چار چار باتیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا:۔
اے ابی ذر (رضی اللہ عنہ)!
(۱) کشتی بنا۔ کیونکہ دریا بہت گہرا ہے۔[1]
(۲) پورا توشہ لے کیونکہ لمبا سفر ہے۔
(۳) بوجھ ہلکا کر کیونکہ رستہ کٹھن ہے۔
(۴) خالص عمل کر کیونکہ پرکھنے والا تیز نظر ہے۔
شاعر کہتا ہے ؎

انسان کا یہ فرض ہے توبہ گناہوں سے کرے
لیکن ہے واجب اولاً ہر اک گنہ کا چھوڑنا
جب مشکلیں آکر پڑیں تو صبر بھی دشوار ہے
لیکن زیادہ سخت ہے نیکی سے مُنہ کا موڑنا
دنیا میں ہیں یہ سوچتے کیسی عجیب آفات ہیں
پر اپنی بے پروائیاں۔ نادر ہیں اُن سے بھی سوا
جو پیش آنا ہے وہ اب نزدیک ہی نزدیک ہے
پر اُس سے پہلے ہر گھڑی۔ ہے موت کا کھٹکا لگا

بعضے حکیموں نے کہا ہے:۔
چار چیزیں اچھی ہیں۔ لیکن چار اُن سے بھی
زیادہ اچھی ہیں۔
(۱) مردوں کا شرمانا اچھا ہے لیکن عورت کا
شرمانا اس سے بھی زیادہ اچھا ہے۔
(۲) ہر ایک آدمی کا انصاف کرنا بہتر ہے
لیکن امیروں کا انصاف کرنا اس سے بھی زیادہ
بہتر ہے۔

[1] کشتی سے مراد محبت ہی اور دریا سے مراد ہی معرفت الٰہی ۱۲ قیصر

(۳) بوڑھوں کا توبہ کرنا اچھا ہے لیکن جوانوں کا توبہ کرنا اُس سے بھی زیادہ اچھا ہے۔

(۴) مالداروں کی بخشش بہتر ہے لیکن محتاجوں کی بخشش اس سے بھی زیادہ بہتر ہے۔

بعضے[۳] حکیموں نے کہا ہے:۔

چار چیزیں بُری ہیں لیکن چار اُن سے بھی زیادہ بُری ہیں۔

(۱) جوان کی خطا بُری ہے۔ لیکن بوڑھے کی خطا اُس سے بھی زیادہ بُری ہے۔

(۲) جاہل کا دنیا میں پھنسنا بُرا ہے۔ لیکن عالم کا دنیا میں پھنسنا اُس سے بھی زیادہ بُرا ہے۔

(۳) عبادت میں سُستی کرنا ہر ایک آدمی کے لئے بُرا ہے لیکن عالموں اور طالب علموں کے لئے اُس سے بھی زیادہ بُرا ہے۔

(۴) مالداروں کا غرور کرنا بُرا ہے۔ لیکن فقیروں کا غرور کرنا اس سے بھی زیادہ بُرا ہے۔

رسول[۴] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

(۱) آسمان والوں کے سنبھالنے والے تارے ہیں اگر تارے گرینگے آسمان والے بھی گر پڑینگے۔

(۲) میری اُمّت کے سنبھالنے والے میرے گھرانے والے ہیں۔ اگر میرے گھرانے والے خرابی میں پڑے تو اُمّت بھی خرابی میں پڑ جائے گی۔ اور

(۳) میں اپنے صحابہ کا سنبھالنے والا ہوں۔ اگر میں (دنیا سے) چلوں گا۔ تو میرے صحابہ کو بھی جانا پڑے گا۔ اور

(۴) زمین والوں کو سنبھالنے والے پہاڑ ہیں اگر پہاڑ مٹ جائینگے زمین والوں کو بھی ہٹنا پڑیگا

حضرت[۵] ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔

چار چیزیں چار چیزوں پر ختم ہوتی ہیں:۔

(۱) نماز دو سجدۂ سہو پر۔

(۲) روزہ صدقۂ فطر پر۔

(۳) حج فدیہ پر۔

(۴) ایمان جہاد پر[۵۱]۔

عبداللہ[۶] بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔

(۱) جس نے روزانہ بارہ رکعتیں (سنت[۵۲] موکدہ) پڑھیں اُسنے نماز کا حق ادا کردیا۔ اور

---

۵۱ جہاد ایمان کی انتہائی پہچان ہے۔ جس پر اسلام کا دارو مدار ہے۔ اسلام پر جان قربان کرنا کمالِ ایمان ہے۔ ۱۲ صبر۔

۵۲ ۲ فجر میں۔ ۶ ظہر میں۔ ۲ مغرب میں۔ اور ۲ عشا میں کل ۱۲ سنت موکدہ ہیں ۱۲ صبر۔

(۲) جسنے ہر مہینہ میں تین روزہ (ایام بیض[1] کے)
رکھے اُسنے روزوں کا حق ادا کردیا۔ اور
(۳) جسنے روزانہ سَو آیتیں تلاوت کیں اُسنے
قرآن کا حق ادا کردیا۔
(۴) جسنے جمعہ کے دن ایک درہم[2] صدقہ کیا
اُسنے صدقہ کا حق ادا کردیا۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے:-
دریا چار ہیں:-
(۱) ہوا و ہوس گناہوں کا دریا ہے۔
(۲) نفس۔ خواہشوں کا دریا ہے۔
(۳) موت۔ عمر یا عمل کا دریا ہے۔
(۴) قبر۔ شرمندگی کا دریا ہے۔
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:-
میں نے عبادت کا مزا چار چیزوں میں پایا:-
(۱) خدا کے فرض ادا کرنے میں۔
(۲) اُن باتوں سے بچنے میں۔ جو خدا نے حرام
کردی ہیں۔

[1] ہر مہینہ کی ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - تاریخیں ایام بیض کہلاتی ہیں۔ [2] چاندی کا سکہ ہے جو اندازاً ۴ آنہ کا ہوتا ہے۔ قدیم زمانہ میں یہی چلتا تھا۔ عرب میں اب بھی تلاش کرنے سے ملجاتا ہے۔ ۱۲ صبر

(۳) ثواب کیلئے نیکی کا حکم دینے میں۔
(۴) خدا کے غضب سے بچانے کے لئے بُرائی سے
روکنے میں۔
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی نے بیان کیا
ہے:-
چار چیزیں ظاہر میں بہتر ہیں اور باطن میں فرض۔
(۱) نیکوں کے پاس بیٹھنا بہتر ہے اور انکی پیروی
کرنا فرض۔
(۲) قرآن مجید کی تلاوت کرنا بہتر ہے اور اسپر
عمل کرنا فرض۔
(۳) قبروں کی زیارت کرنا بہتر ہے اور اُسکے
لئے طیار رہنا[1] فرض۔
(۴) بیمار کو پوچھنا بہتر ہے اور اُس سے وصیت
حاصل کرنا فرض۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں:-
(۱) جو کوئی جنّت کا مشتاق ہو وہ جلد جلد
نیکیاں کرے!
(۲) جو کوئی دوزخ سے ڈرتا ہو وہ شہوت
پرستی سے بچے!
(۳) جو کوئی موت پر یقین رکھتا ہو اُس سے

[1] یعنی قبر کے لئے نیک عمل کر رکھنا۔ ۱۲ صبر

مزے چھوٹ جاتے ہیں!

(۴) جو کوئی دنیا کو پہچانتا ہو اُس پر مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں!

[11] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

(۱) نماز دین کا ستون ہے اور خموشی زیادہ بہتر ہے -

(۲) صدقہ خدا کے غصّہ کو نرم کرتا ہے اور خموشی زیادہ بہتر ہے -

(۳) روزہ دوزخ سے بچاتا ہے اور خموشی زیادہ بہتر ہے -

(۴) جہاد دین کی بلندی ہے اور خموشی زیادہ بہتر ہے [ف] -

[12] کہا گیا ہے :-

اللہ میاں نے بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے ایک نبی (علیہ السلام) پر وحی بھیجی کہ:-

ہماری رضامندی کے لئے -

(۱) تیرا بکواس سے بچکر خاموش رہنا ہی (ہمارے نزدیک) روزہ ہے -

(۲) حرام باتوں سے اپنے ہاتھ پاؤں بچانا ہی نماز ہے -

(۳) خلقت سے نا امید ہونا ہی صدقہ ہے -

(۴) مسلمانوں کو ستانے سے بچنا ہی جہاد ہے -

[13] عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

دل کی تاریکی (کا باعث) چار چیزیں ہیں :-

(۱) بے فکری کے ساتھ پیٹ بھر لینا -

(۲) ظالموں کی صحبت -

(۳) پچھلے گناہوں کو بھلا دینا -

(۴) زیادہ امید -

اور دل کی روشنی (کا باعث) چار چیزیں ہیں :-

(۱) خوف خدا سے پیٹ خالی رکھنا (بھوکا رہنا)

(۲) نیکوں کی صحبت -

(۳) پچھلے گناہوں کو یاد رکھنا -

(۴) کم امیدیں -

[14] حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :-

جو بغیر چار چیزوں کے چار باتوں کا دعویٰ کری اسکا دعویٰ جھوٹا ہے :-

(۱) اللہ میاں کی محبّت کا دعویٰ کرے اور حرام باتوں سے نہ بچے -

(۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبّت کا دعویٰ کرے ، اور فقیروں مسکینوں کو ذلیل سمجھے -

(۳) جنّت کی محبّت کا دعویٰ کری اور صدقہ نہ دے -

ف یعنی نماز۔ صدقہ۔ روزہ اور جہاد ان سب سے افضل وہ خاموشی ہی جو خدا کے خوف سے وقت ضرورت اختیار کی گئی ہو ۱۲ صبر

(۴) دوزخ سے ڈرنیکا دعویٰ کریں اور گناہوں سے نہ بچے۔

رسول[15] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

بدبختی کی نشانیاں چار ہیں:۔

(۱) پچھلے گناہوں کو بھلا دینا حالانکہ وہ اللہ میاں کے پاس محفوظ ہیں۔

(۲) پچھلی نیکیوں کو یاد کرنا۔ حالانکہ اسے خبر نہیں کہ وہ قبول ہوئیں یا نہیں؟

(۳) دنیاداروں میں اپنے آپ سے بڑھیا کو دیکھنا (تاکہ اسکے مانند بنیں)

(۴) دینداروں میں اپنے آپ سے گھٹیا کو دیکھنا (تاکہ خود اُس سے بڑھیا ہونے پر اترائیں)

اللہ میاں کہتے ہیں ایسے شخص کو میں نے چاہا مگر اُس نے مجھے نہ چاہا۔ آخر میں نے اُسے چھوڑ دیا۔

اور نیک بختی کی نشانیاں (بھی) چار ہیں:۔

(۱) پچھلے گناہوں کو یاد رکھنا۔

(۲) پچھلی نیکیوں کو بھول جانا۔

(۳) دینداروں میں (پیروی کرنے کیلئے) اپنے آپ سے بڑھیا آدمی کو دیکھنا۔

(۴) دنیاداروں میں (نصیحت حاصل کرنیکیلئے) اپنے آپ سے گھٹیا (بدتر) کو دیکھنا۔

بعضے[16] حکیموں نے کہا ہے:۔

ایمان کی نشانیاں چار ہیں:۔

(۱) پرہیزگاری۔

(۲) شرمساری۔

(۳) شکر گزاری۔

(۴) صبر۔

رسول[17] اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

چار مائیں ہیں:۔

(۱) دواؤں کی ماں۔

(۲) آداب کی ماں۔

(۳) عبادت کی ماں۔

(۴) امیدوں کی ماں۔

(۱) دواؤں کی ماں کم کھانا ہے۔

(۲) آداب کی ماں کم بولنا ہے۔

(۳) عبادت کی ماں گناہ کم کرنا۔

(۴) امیدوں کی ماں صبر۔

رسول[18] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

آدمی کے بدن میں چار جوہر ہیں جنہیں چار چیزیں کھو دیتی ہیں:۔

(۱) عقل۔

(۲) دین -

(۳) حیا -

(۴) نیک عمل -

(۱) غصہ عقل کو -

(۲) حسد (ڈاہ) دین کو -

(۳) لالچ حیا کو -

(۴) غیبت نیک عمل کو -

۱۹ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

جنت میں چار چیزیں جنت سے اچھی ہیں :-

(۱) ہمیشہ رہنا -

(۲) فرشتوں کا خدمت کرنا -

(۳) نبیوں کی نزدیکی -

(۴) اللہ میاں کی رضامندی -

اور دوزخ میں چار چیزیں دوزخ سے بھی بُری ہیں :-

(۱) ہمیشہ رہنا -

(۲) فرشتوں کا عذاب کرنا -

(۳) شیطان کا قرب -

(۴) اللہ میاں کا غصہ -

۲۰ بعضے عقلمندوں سے جب پوچھا گیا تم کیسے ہو؟

اُنہوں نے کہا :-

(۱) خدا کے ساتھ ملنے والے -

(۲) نفس کے ساتھ لڑنے والے -

(۳) خلقت کے ساتھ نصیحت کرنیوالے -

(۴) دنیا کے ساتھ ضرورت کے موافق -

۲۱ بعضے حکیموں نے چار کتابوں سے چار باتیں اختیار کر لی ہیں :-

(۱) توریت سے - جو کوئی جو کچھ خدا نے دیدیا اُسی پر خوش ہوگیا - وہ دین و دنیا میں آرام پائیگا -

(۲) انجیل سے - جسنے خواہشوں کو مارا وہی دین و دنیا میں عزت پائیگا -

(۳) زبور سے - جو کوئی لوگوں سے علیحدہ رہا وہی دین و دنیا میں نجات پائے گا -

(۴) قرآن مجید سے - جسنے زبان کی حفاظت کی وہ دین و دنیا میں سلامت رہیگا -

۲۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :-

اللہ میاں نے مجھے جس مصیبت میں پھنسایا اُس میں چار نعمتیں تھیں -

(۱) وہ مصیبت گناہ کے سبب سے نہ تھی -

(۲) جتنی بڑی اُتنی ہی رہی - بڑھی نہیں -

(۳) میں خدا کی رضا و تسلیم سے محروم نہیں رہا -

(۴) میں نے اسپر ثواب کی امید رکھی -

۲۳ عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

ایک عقلمند نے حدیثیں جمع کیں - پھر اُن میں سے چالیس ہزار چھانٹ لیں - اور
اُن میں سے چار ہزار چھانٹ لیں اور
اُن میں سے چار سو چھانٹیں - اور
اُن میں سے چالیس - اور
اُن میں سے چار -

(۱) عورت پر کسی حالت میں بھروسہ مت کرو!

(۲) مال و دولت پر کبھی بھی مائل مت ہو!

(۳) معدہ میں (کھانا) ضرورت سے زیادہ مت بھرو!

(۴) جو علم تجھے فائدہ نہ دے اُسے مت سیکھ۔

۲۴ محمد ابن احمد رحمۃ اللہ علیہ آیۂ کریمہ وَسَیِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِیًّا مِنَ الصّٰلِحِیْنَ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:-

اللہ میاں نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو باوجودیکہ وہ ایک بندہ تھے سیّدا اسلئے فرمایا کہ وہ چار چیزوں پر غالب تھے:-

(۱) ہوا وہوس پر۔

(۲) شیطان پر۔

(۳) زبان پر۔

(۴) غصہ پر۔

۲۵ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں:-

جبتک چار چیزیں قائم ہیں - دین و دنیا دونوں ہمیشہ قائم رہینگے:-

(۱) جبتک مالدار اپنی دولت میں کنجوسی نکرینگے -

(۲) جبتک علمار اپنے علم پر عمل کرتے رہینگے -

(۳) جبتک جاہل اپنی جہالت پر نہ اترائینگے -

(۴) جبتک فقیر اپنی آخرت کو دُنیا کے بدلے نہ بیچیں گے:-

۲۶ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی:-

اللہ میاں قیامت کے دن چار قسم کے لوگوں کے سامنے چار آدمیوں کو دلیل میں پیش کریگا:-

(۱) سلیمان بن داؤد علیہ السلام کو مالداروں کے سامنے -

(۲) یوسف علیہ السلام کو غلاموں کے سامنے -

(۳) ایوب علیہ السلام کو بیماروں کے سامنے -

(۴) عیسےٰ علیہ السلام کو فقیروں کے سامنے -

۲۷ سعد بن بلال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:-

جب بندہ گناہ کرتا ہی تو اللہ میاں اُسپر چار احسان کرتے ہیں:-

(۱) اُسکی روزی بند نہیں کرتا -

(۲) اُسکی تندرستی نہیں روکتا -

(۳) اُسپر گناہ ظاہر نہیں کرتا -

(۴) جلد بدلہ نہیں لیتا۔

۲۸
حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:۔
جسنے چار چیزیں چار چیزوں کیلئے روک لیں وہ جنت پائیگا:۔

(۱) نیند قبر کے لئے۔
(۲) بزرگی میزان کیلئے۔
(۳) آرام پل صراط کے لئے۔
(۴) شہوۃ جنت کے لئے۔

۲۹
حامد لفاف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:۔
ہمنے چار چیزوں کو (جن) چار چیزوں میں ڈھونڈا (اُن میں) نہیں ملیں۔ دوسری چار چیزوں میں پالیا:۔

(۱) بے پروائی کو مالداری میں ڈھونڈا۔ اور قناعت (صبر) میں پایا۔
(۲) راحت کو دولتمندی میں ڈھونڈا اور مسکینی میں پایا۔
(۳) مزے کو نعمت میں ڈھونڈا۔ اور تندرستی میں پایا۔
(۴) روزی کو زمین میں ڈھونڈا اور آسمان میں پایا۔ یا علم کو پیٹ بھرے ہوئے (آدمی) میں ڈھونڈا۔ اور بھوکے میں پایا۔

۳۰
حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں:
چار چیزیں ذرا ہی سی بہت ہیں:۔

(۱) بیماری۔
(۲) فقیری۔
(۳) آگ۔
(۴) دشمنی۔

۳۱
حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:۔
چار چیزوں کی قدر چار ہی آدمی جان سکتے ہیں:

(۱) جوانی کی بوڑھے۔
(۲) اطمینان کی بلا میں پھنسا ہوا۔
(۳) تندرستی کی بیمار۔
(۴) زندگی کی مردہ۔

ابو نواس شاعر نے کہا ہے (جسکا ہم نے ترجمہ کردیا ہے):۔

اپنے گناہوں کو اگر سوچوں تو ہیں وہ بیشتر
لیکن خدا کی رحمتیں پاتا ہوں اُن سے بھی سوا
جو کچھ عمل میں نے کئے اُن سے تو کیا امید ہے
لیکن خدا کے فضل پر میری نظر ہے بر ملا
مولا مرا اللہ ہے۔ پیدا کیا جس نے مجھے
اور میں ہوں اُسکے سامنے اک بندۂ بیدست و پا
مجکو اگر وہ بخشدے تو اُسکا یہ انعام ہے

ورنہ مرا بس کیا چلے جب حال ہو کچھ دوسرا

۳۳ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔
قیامت کے دن (انصاف کی) ترازو کھڑی کی جائے گی۔

(۱) نمازی لائے جائینگے اور اُن کا پورا اجر تول کر دیا جائے گا۔

(۲) روزے رکھنے والے لائے جائینگے اور اُنکا پورا بدلہ تول کر دیا جائے گا۔

(۳) حاجی لائے جائینگے اور اُن کا پورا ثواب تول کر دیا جائے گا۔

(۴) مصیبتیں اُٹھانے والے (عاشق) لائے جائینگے۔ نہ اُنکے لئے ترازو لگے گی نہ دفتر کھلے گا۔ اُنکو بے حساب بدلہ اور ثواب دیا جائیگا۔ یہانتک کہ (دنیا میں) اطمینان سے رہنے والے تمنّا کرینگے کہ کاش ہم زیادہ ثواب لینے میں ان جیسے ہوتے۔

۳۴ بعضے حکیموں نے کہا ہے:۔
آدمی کو چار بربادیاں پیش آئیں گی:۔

(۱) موت کا فرشتہ اُسکی روح لیجائیگا۔

(۲) وارث اُسکا مال چٹ کر جائینگے۔

(۳) کیڑے اُسکا جسم کھا جائینگے۔

(۴) دشمن قیامت کے دن اُسکے عمل چھین لینگے۔[۱]

۳۵ بعضے حکیموں نے کہا ہے:۔

(۱) جو کوئی شہوت میں پھنسا اُسکو عورتیں چاہئیں۔

(۲) جو مال میں پھنسا اسکو حرام (کا مال) چاہیئے۔

(۳) جو مسلمانوں کو نفع پہنچانے میں لگا اُسے ملنساری چاہیئے۔

(۴) جو عبادت میں لگا۔ اُسے علم چاہیئے۔

۳۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔
سب سے مشکل (سخت) کام چار ہیں:۔

(۱) غصہ کے وقت معاف کرنا۔

(۲) تنگدستی کے وقت بخشش کرنا۔

(۳) تنہائی کے وقت پاکدامن رہنا۔

(۴) جس سے ڈرتے ہوں یا جس سے کچھ امید ہو اُسکے سامنے حق بات کہنا۔

۳۷ زبور میں ہے:۔
اللہ میاں نے داؤد علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ:۔
عقلمند حکمت والا چار وقتوں میں خالی نہیں رہتا[۲]

(۱) جبکہ اپنے پروردگار سے دعا کرے۔

(۲) جبکہ اپنے نفس سے حساب لے۔

---

[۱] دشمن سے مراد مدعی ہیں ۱۲ صبر

[۲] یعنی ضرور ثواب پاتا ہے ۱۲ صبر

(۳) جبکہ اُن بھائیوں کے پاس جائے جو اُسکا عیب بتاتے ہیں۔

(۴) جبکہ حلال (طور پر) مزہ اُڑائے۔

بعضے[۳۰] حکیموں نے کہا ہے :۔

عبادتوں میں سے (اصل) عبادتیں چار ہیں :۔

(۱) وعدہ پورا کرنا۔

(۲) حلال وحرام کی احتیاط رکھنا۔

(۳) نہ ملنے پر صبر کرنا۔

(۴) ملے ہوئے پر شکر بجالانا۔

پانچ پانچ باتیں

رسول[۱] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :۔

جسنے پانچ چیزوں کو ذلیل سمجھا۔ وہ پانچ نقصان اُٹھائے گا :۔

(۱) جسنے عالموں کو ذلیل سمجھا اسنے اپنے دین میں خرابی ونقصان پیدا کیا۔

(۲) جسنے حاکموں کو ذلیل سمجھا اسنے اپنی دنیا میں خرابی ونقصان پیدا کیا۔

(۳) جسنے اپنے پڑوسی کو ذلیل سمجھا اُس نے اپنے فائدہ کو خرابی میں ڈالا۔

(۴) جسنے اپنے رشتہ داروں کو ذلیل سمجھا اسنے اپنی محبت کو بگاڑا۔

(۵) جسنے اپنی بیوی کو ذلیل سمجھا۔ اُسنے اپنے آرام میں خلل ڈالا۔

رسول[۲] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :۔

میری اُمّت والوں پر عنقریب ایسا زمانہ آنیوالا ہی کہ وہ پانچ چیزوں سے محبّت کرینگے اور پانچ کو بھلادینگے :۔

(۱) دنیا سے محبت کرینگے اور آخرت کو بُھلادینگے۔

(۲) گھروں سے محبّت کرینگے اور قبر کو بُھلادینگے۔

(۳) مال سے محبّت کرینگے اور حساب کو (جو قیامت کے دن لیا جائیگا) بُھلادینگے۔

(۴) بال بچّوں سے محبّت کرینگے اور (جنت کی) حوروں کو بُھلادینگے۔

(۵) اپنے آپ (نفس) سے محبّت کرینگے اور خدا کو بُھلادینگے۔ ایسے لوگ مجھ سے (لاواسطہ) بےزار ہونگے اور میں ان سے بےزار (یعنی اُن کی صورت دیکھنی بھی نہیں چاہوں گا)۔[۱]

---

[۱] افسوس کہ بدقسمتی سے وہ زمانہ آجکل ہی۔ مسلمانو! اگر اپنی نجات مقصود ہو تو اپنے "جوہر محبت" کو اللہ کے رستہ میں پیش کردو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس نفرت اور عتاب سے بچو! صبر

[۳] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

اللہ میاں لوگوں کو پانچ چیزیں دینے سے پہلے پانچ چیزیں اور طیار کر لیتے ہیں۔

(۱) شکر کی توفیق دینے سے پہلے زیادتی طیار کر لیتے ہیں۔

(۲) دعا کی توفیق دینے سے پہلے قبولیت تیار کر لیتے ہیں:-

(۳) استغفار کی توفیق دینے سے پہلے بخشش تیار کر لیتے ہیں:-

(۴) توبہ کی توفیق دینے سے پہلے قبولیت تیار کر لیتے ہیں۔

(۵) صدقہ کی توفیق دینے سے پہلے منظوری تیار کر لیتے ہیں۔

[۴] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:-

پانچ اندھیریاں ہیں اور انکے لئے پانچ چراغ۔

(۱) دنیا کی محبت اندھیری ہے اور پرہیزگاری اسکے لئے چراغ۔

(۲) گناہ اندھیری ہے اور توبہ اُسکا چراغ۔

(۳) قبر اندھیری ہے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) اسکا چراغ۔

(۴) آخرت اندھیری ہے اور نیک عمل اسکا چراغ۔

(۵) پل صراط اندھیری ہے اور یقین اسکا چراغ۔

[۵] حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:-

اگر غیب دانی کا دعویٰ نہ سمجھا جاتا تو میں پانچ آدمیوں کی بابتہ یقیناً کہدیتا کہ وہ جنتی ہیں:-

(۱) بال بچوں والا فقیر۔

(۲) میاں کو خوش رکھنے والی۔عورت۔

(۳) شوہر کو اپنا مہر معاف کر دینے والی عورت۔

(۴) جس سے ماں باپ خوش ہوں۔

(۵) گناہوں سے توبہ کرنیوالا۔

[۶] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

پرہیزگاروں کی پانچ نشانیاں ہیں:-

(۱) اُس آدمی کے پاس بیٹھے جو اپنے دین کو سنوارے۔شرمگاہ (شہوت) اور زبان پر غالب رہے۔

(۲) جب دُنیاوی بڑائی حاصل ہو تو اُسے وبال سمجھے اور جب دین (کی بھلائیوں) میں سے ذرا سا بھی ملے تو غنیمت جانے۔

(۳) اپنے پیٹ کو حلال کمائی سے بھی پورا نہ بھرے اُس ڈر سے کہ شاید اسمیں حرام کمائی کا ملا ہوا ہو۔

(۴) تمام لوگوں کو یہ سمجھے کہ انہیں نجات مل گئی۔

(۵) اپنے نفس کو مرا ہوا جانے۔

حضرتِ علی کرم اللہ وجہہ نے بیان کیا ہے:-

اگر پانچ عادتیں نہ ہوتیں تو تمام آدمی نیک ہوتے:-

(۱) جہالت پر قناعت کرنا (علم نہ سیکھنا)

(۲) دنیا کا لالچ۔

(۳) بھلائی (پہنچانے) کے ساتھ کنجوسی (کرنا)

(۴) عمل میں ریا (دکھاوٹ)

(۵) خود پسندی۔

تمام علماء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کہتے ہیں:-

اللہ میاں نے اپنے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ چیزوں میں بزرگی عطا فرمائی ہے:-

(۱) نام میں۔

(۲) جسم میں۔

(۳) بخشش میں۔

(۴) خطا میں۔

(۵) رضا (اپنی خوشی) میں:-

(۱) نام میں یہ کہ آپ کو رسالت (پیغمبری کی شان) کے ساتھ پکارا۔ اور دوسرے نبیوں حضرت آدم حضرت نوح۔ حضرت ابراہیم علیہم السلام وغیرہم کی طرح نام لیکر نہیں پکارا۔

(۲) جسم میں یہ کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا خود ہی (اللہ میاں نے) جواب دیا اور ایسا کسی نبی کیلئے نہیں کیا۔

(۳) بخشش میں یہ کہ بلا سوال آپ کو عطا کیا۔

(۴) خطا میں یہ کہ لغزش ہونے سے پہلے ہی معاف کر دیا جیسا کہ (اللہ میاں نے) کہا ہے عفا اللہ عنک (یعنی اللہ میاں نے آپ کو معاف فرما دیا)

(۵) رضا میں یہ کہ جیسے دوسرے نبیوں (علیہم السلام) پر فدیہ اور صدقہ رد کیا۔ آپ پر فدیہ۔ صدقہ اور نفقہ رد نہیں کیا۔

عبد اللہ بن عمرو[۱] بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:-

پانچ باتیں جس میں ہونگی وہ دین و دنیا کی بھلائی پائے گا:-

(۱) ہر وقت لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ[۲] (صلے اللہ علیہ وسلم) کہتا رہے۔

(۲) جب کسی مصیبت میں پھنسے تو کہے:-

---

۲ اللہ میاں کے سوا کوئی پوجنے کے قابل نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکا پیام لانے والے ہیں۔ ۱۲ صبر

۱ لفظ عمرو میں اگر ر کے بعد واؤ لکھا جائیگا تو عین کو زبر پڑھا جائیگا ورنہ پیش عُمر۔ ۱۲ صبر

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ - وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ -[1]

(۳) جب کوئی نعمت پائے تو اُسکے شکر میں کہے :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝[2]

(۴) جب کوئی کام شروع کرے تو کہے :-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ[3]

(۵) جب کوئی گناہ کرے تو کہے :-

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ -[5]

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :-

توریت میں پانچ باتیں لکھی ہیں :-

(۱) تونگری قناعت میں ہے۔

(۲) سلامتی تنہائی میں ہے۔

(۳) عزت خواہشوں کو چھوڑنے میں ہے۔

(۴) نفع اُٹھانا بہت سے دنوں میں ہے۔

(۵) صبر (کا بدلہ) تھوڑے دنوں میں (ملتا) ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جان :-

(۱) جوانی کو بڑھاپے سے۔

(۲) تندرستی کو بیماری سے۔

(۳) دولتمندی کو فقیری سے۔

(۴) زندگی کو موت سے۔

(۵) فرصت کو مشغولی سے۔

یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :-

(۱) جو زیادہ پیٹ بھریگا اُسکا گوشت بڑھ جائیگا اور

(۲) جسکا گوشت بڑھ جائیگا اُسکی خواہش (شہوت) بڑھ جائے گی۔ اور

(۳) جسکی خواہش بڑھ جائے گی اُسکے گناہ بڑھ جائینگے اور

(۴) جس کے گناہ بڑھ جائینگے اُس کا دل سخت ہو جائیگا اور

(۵) جسکا دل سخت ہو جائیگا وہ دنیا کی زینت اور بلاؤں میں پھنس جائیگا۔

ے۱ ہم تو اللہ میاں (ہی) کے ہیں اور اُسی کی طرف پھر جانے والے ہیں۔ اور اللہ میاں کی توفیق کے سوا جو بزرگ و برتر ہے۔ (مجھ میں، گناہ سے بچنے کی طاقت اور عبادت کرنے کی، قوت نہیں ۱۲

ے۲ سب تعریفیں اللہ میاں کے لئے ہیں۔ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ۱۲ صبر

ے۳ میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بخشنے والا مہربان ہے ۱۲ صبر

ے۵ میں بزرگ اللہ میاں سے معافی چاہتا ہوں اور انہیں کی طرف متوجہ ہوتا ہوں ۱۲ صبر

[14] حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

پانچ چیزیں فقیروں نے اختیار کرلیں اور پانچ چیزیں دولتمندوں نے۔

فقیروں نے:۔

(١) نفس[1] کا آرام۔

(٢) دل کا اطمینان۔

(٣) خدا کی بندگی۔

(٤) حساب کی کمی۔

(٥) درجہ کی بلندی۔

اور دولتمندوں نے:۔

(١) نفس[2] کی تکلیف۔

(٢) دل[3] کا پھنسا رہنا۔

(٣) دنیا[4] کی پوجا۔

(٤) حساب کی زیادتی۔

(٥) نیچا درجہ۔

[15] عبداللہ انطاکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:۔

پانچ چیزیں دل کی دوا یا روشنی ہیں:۔

(١) نیکوں کے پاس بیٹھنا۔

(٢) قرآن مجید پڑھنا۔

(٣) پیٹ خالی رکھنا (زیادہ نہ کھانا)

(٤) رات کو جاگنا (عبادت کے لئے)

(٥) صبح کے وقت گڑگڑانا (اللہ میاں کے سامنے)

[16] تمام علماء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کہتے ہیں:۔

فکر کی پانچ قسمیں ہیں۔

(١) اللہ میاں کی نشانیوں (دنیا بھر کی چیزوں یا قرآن مجید کی آیتوں) میں فکر کرنا۔ جس سے (خیال) توحید اور یقین (ایمان) پیدا ہوتا ہے

(٢) اللہ میاں کی نعمتوں میں فکر کرنا۔ جس سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

(٣) اللہ میاں کے وعدوں پر غور کرنا جس سے رغبت پیدا ہوتی ہے۔

(٤) اللہ میاں کے وعیدوں (احکام عذاب) پر غور کرنا جس سے ہیبت پیدا ہوتی ہے۔

(٥) خدا کے حکموں سے اپنے نفس کی نافرمانی پر غور کرنا۔ باوجودیکہ اللہ میاں کے احسان بھی ہیں جس سے حیا پیدا ہوتی ہے۔

[17] بعض حکیموں نے کہا ہے:۔

تقویٰ (پرہیزگاری) سے پہلے پانچ دشواریاں ہیں۔ جو اُن سے گزر گیا وہی متقی (پرہیزگار) ہوگیا:۔

[1] دنیا کی طرف سے ١٢ [2] دنیا کمانے کے لئے ١٢

[3] دنیا کی فکر میں ١٢ [4] اسی میں لگا رہنا ١٢ صبر

(۱) نعمت کے مقابل سختی کو پسند کرنا۔

(۲) آرام کے مقابل محنت کو پسند کرنا۔

(۳) عزّت کے مقابل ذلت کو پسند کرنا۔

(۴) فضول باتوں کے مقابل خموشی کو پسند کرنا۔

(۵) زندگی کے مقابل موت کو پسند کرنا۔

[۱۸] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :۔

(۱) چپکے سے بات کہنا بھید کی حفاظت کرتا ہے۔

(۲) صدقہ مال کی حفاظت کرتا ہے۔

(۳) اخلاص (خلوص) اعمال کی حفاظت کرتا ہے

(۴) سچ۔ بات کی حفاظت کرتا ہے۔

(۵) مشورہ۔ رایوں کی حفاظت کرتا ہے۔

[۱۹] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

مال جمع کرنے میں پانچ باتیں ہیں۔

(۱) اسکے اکٹھا کرنے کی سختی۔

(۲) اُسکی درستی میں خدا کا ذکر بھول جانا۔

(۳) لٹیروں اور چوروں کا ڈر۔

(۴) اپنا نام کنجوس کہنے کو برداشت کرنا۔

(۵) اُسکے لئے نیکوں سے جدا رہنا۔

اور مال صرف کرنے میں پانچ باتیں ہیں۔

(۱) دل کا اسکی تلاش سے مطمئن رہنا۔

(۲) اسکی نگرانی کے بجائے ذکر الٰہی کیلئے فرصت۔

(۳) لٹیروں اور چوروں سے نڈر رہنا۔

(۴) اپنے آپ کو کریم کہلوانا۔

(۵) اس سے علیحدہ ہونیکے سبب نیکوں میں بیٹھنا۔

[۲۰] سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :۔

اس زمانہ میں کوئی بغیر پانچ عادتوں کے مال جمع نہیں کرسکتا۔

(۱) بڑی امید۔

(۲) بے انتہا لالچ۔

(۳) نہایت کنجوسی۔

(۴) پرہیزگاری کی کمی۔

(۵) آخرۃ کو بھلا دینا۔

[۲۱] ایک شاعر نے کہا ہے ؎

کیا چاہتا ہے تو اسے۔ دنیا کے شیدا سُن ذرا
بیشک یہ کرتی ہے سدا۔ ہر روز اک شوہر نیا
باصد خوشی و خورمی۔ کی ایک سے شادی ابھی
اور کل اُسی کو چھوڑ کر۔ کرتی ہے شوہر دوسرا
اسی دُھن میں ہے شام وسحر۔ عاشق نیا ملجائے گر
تو قتل کیجے سربسر۔ اُسکو دکھا کر کچھ ادا
ہم اسپہ مرتے ہیں مگر۔ یہ اک بلا ہے پُر خطر
جو رفتہ رفتہ ایک دن۔ آخر کو کردے گی فنا
ہاں اموت ہے سر پر کھڑی۔ توشہ سنبھالو اس گھڑی

اب کوچ ہے اب کوچ ہی سُن لیجئے غیبی صدا

[۲۲]حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:۔

اگرچہ (یہ مشہور ہے کہ) جلدی کام شیطٰن کا ہے لیکن پانچ موقعوں پر جلدی کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق ہے:۔

(۱) مہمان کو کھانا دینے میں جبکہ وہ پہنچے۔

(۲) میت کو کفنانے دفنانے میں جبکہ وہ مرے۔

(۳) لڑکی کی شادی کرنے میں جبکہ وہ بالغ ہو۔

(۴) قرض ادا کرنے میں جبکہ وہ واجب ہو۔

(۵) گناہ سے توبہ کرنے میں جبکہ وہ سرزد ہو۔

[۲۳]محمد بن دوری کہتے ہیں:۔

ابلیس پانچ باتوں کے سبب بدنصیب ہوا۔

(۱) اپنے گناہ کا اقرار نہیں کیا۔

(۲) اپنی خطا پر شرمندہ نہیں ہوا۔

(۳) اپنے نفس کو ملامت نہیں کی۔

(۴) توبہ کا ارادہ نہیں کیا۔

(۵) خدا کی رحمت سے نا امید ہو گیا۔

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پانچ باتوں کے سبب خوش نصیب ہوئے۔

(۱) اپنے گناہ کا اقرار کیا۔

(۲) اپنی خطا پر شرمندہ ہوئے۔

(۳) اپنے نفس کو ملامت کی۔

(۴) توبہ کرنے میں جلدی کی۔

(۵) خدا کی رحمت سے نا امید نہیں ہوئے۔

[۲۴]شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:۔

تمہیں پانچ عادتوں پر عمل کرنا چاہئے۔

(۱) تم جسقدر اللہ میاں کے محتاج ہو۔ اُسی قدر اُسکی عبادت کرو۔

(۲) اپنی عمر کے موافق دنیا کو اختیار کرو۔

(۳) جسقدر عذاب سہسکو اسی کے موافق اللہ میاں کا گناہ کرو۔

(۴) دنیا میں سے اتنی نیکیوں کا توشہ لیلو جو قبر میں کافی ہو۔

(۵) جنّت کیلئے اس قدر عمل کرلو جسقدر بلند مقام جنت میں چاہتے ہو۔

[۲۵]حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

(۱) میں نے تمام دوست دیکھے لیکن زبان کو (لغویات سے) بچائے رکھنے سے زیادہ محبوب نہیں پایا۔

(۲) میں نے تمام لباس دیکھے لیکن پرہیزگاری سے بہتر کوئی لباس نہیں پایا۔

(۳) میں نے تمام مال دیکھے لیکن قناعت سے

بڑھکر کوئی مال نہیں پایا۔

(۴) میں نے تمام نیکیوں کو دیکھا لیکن خیر خواہی سے بڑھکر کوئی نیکی نہیں پائی۔

(۵) مینے تمام کھانے دیکھے لیکن صبر سے زیادہ مزیدار کوئی کھانا نہیں پایا۔

[۲۶] بعضے حکیموں نے کہا ہے۔

"زہد" پانچ عادتیں ہیں۔

(۱) اللہ پر بھروسہ کرنا۔

(۲) خلقت سے بیزار ہونا۔

(۳) خلوص بھرا عمل۔

(۴) ظلم سہنا۔

(۵) جو کچھ ہاتھ میں ہو اُسی پر قناعت کرنا۔

[۲۷] بعضے عابدوں نے مناجاۃ میں کہا ہی:۔

میرے اللہ میاں!

(۱) مجھے لمبی امیدوں نے للچالیا۔ اور

(۲) دنیا کی محبّت نے برباد کردیا۔ اور

(۳) شیطان نے رستہ بھلادیا۔ اور

(۴) نفس امارہ نے جو بُرائی کا حکم کرتا ہے۔ مجھے حق سے باز رکھا۔ اور

(۵) بُری صحبّت نے گناہوں میں میری مدد کی۔ پس اے فریاد کرنیوالوں کی فریاد سننے والے تو میری فریاد سُن!

تو ہی مجھپر رحم نہ کرے گا تو تیرے سوا مجھ پر کون رحم کرے گا۔

[۲۸] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے[ف۱]:۔

میری امّت والوں پر عنقریب ایسا زمانہ آئیگا کہ وہ پانچ چیزوں سے محبّت کرینگے اور پانچ چیزوں کو بھول جائینگے۔

(۱) دنیا سے محبّت کرینگے آخرت کو بھول جائینگے

(۲) زندگی سے محبت کرینگے موت کو بھول جائینگے۔

(۳) مکانوں سے محبّت کرینگے قبر کو بھول جائینگے۔

(۴) مال سے محبّت کرینگے۔ حساب کو بھول جائینگے۔

(۵) مخلوق (لوگوں سے) محبّت کرینگے خالق (اللہ میاں) کو بھول جائینگے۔

[۲۹] یحیٰی بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے مناجات میں کہا ہے:۔

اے میرے اللہ میاں!

(۱) مجھے رات نہیں بھاتی مگر تیری مناجات کے ساتھ۔

(۲) مجھے دن نہیں بھاتا مگر تیری فرمانبرداری کے ساتھ

ف۱ اسی باب میں حدیث نمبر ۲ کا مضمون اس حدیث سے ملتا جلتا ہے ۱۲ صبر

(۳) مجھے دنیا نہیں بھاتی مگر تیرے ذکر کے ساتھ۔

(۴) مجھے آخرت نہیں بھاتی مگر تیری معافی کے ساتھ۔

(۵) مجھے جنّت نہیں بھاتی مگر تیرے دیدار کے ساتھ۔

چھ چھ باتیں

رسول اللہ[۱] صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

چھ چیزیں چھ موقعوں پر غریب مسافر کی طرح ہوتی ہیں (کہ کوئی اُن کی بات نہیں پوچھتا

(۱) مسجد۔ بے نمازیوں میں۔

(۲) کلام اللہ شریف تلاوت نکرنیوالوں میں۔

(۳) قرآن مجید۔ فاسق (بدکار) کے سینہ میں۔

(۴) مسلمان نیک عورت۔ بُری عادت والے ظالم کے ہاتھ میں۔

(۵) نیک مسلمان مرد۔ کمینہ بُری عادت والی عورت کے ہاتھ میں۔

(۶) عالم اُس قوم میں جو اسکی بات نہ سُنے۔

پھر آپ نے فرمایا اللہ میاں قیامت کے دن ایسے آدمیوں کی طرف رحمت کی نظر سے نہیں دیکھیں گے۔

رسول اللہ[۲] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

چھ آدمی ایسے ہیں جن پر میں نے۔ اللہ میاں نے۔ اور تمام نبیوں (علیہم السلام) نے جن کی دعائیں قبول ہی ہوتی ہیں۔ لعنت بھیجی ہے:-

(۱) اللہ میاں کی کتاب میں (اپنی عبارت) بڑھانے والا۔

(۲) خدا کے مقرر کئے ہوئے (تقدیر الٰہی) کو جھٹلانے والا۔

(۳) سخت حکومت کرنیوالا تاکہ اُنکو عزّت دے جنہیں اللہ میاں نے ذلیل کیا ہے اور اُنہیں ذلیل کرے جنکو اللہ میاں نے عزّت دی ہے۔

(۴) اللہ میاں کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھنے والا۔

(۵) میری اولاد کے حق میں اُن باتوں کو جائز سمجھنے والا جنکو اللہ میاں نے حرام کیا ہے (یعنی بے حرمتی اور ظلم)

(۶) میرے طریق کو چھوڑ دینے والا۔

اور اللہ میاں قیامت کے دن ایسے آدمیوں کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھینگے۔

حضرت[۳] ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے:-

۱ ایسے حافظ سے مراد ہے جو فاسق ہو ۱۲ صبر

(۱) شیطان تمہارے سامنے کھڑا ہے۔ اور
(۲) نفس داہنی طرف۔ اور
(۳) ہوا و ہوس بائیں جانب۔ اور
(۴) دنیا پیچھے۔ اور
(۵) ہاتھ پاؤں وغیرہ (اعضاء) اِدھر اُدھر۔ اور
(۶) زبردست اللہ میاں اوپر۔ اپنی قدرت کے لحاظ سے مکانیت کے اعتبار سے نہیں۔

پس شیطان مردود تجھے دین چھوڑنے کے لئے کہتا ہے اور
نفس گناہ کرنے کے لئے۔ اور
ہوا و ہوس خواہشیں پوری کرنے کیلئے۔ اور
دنیا آخرت کے مقابلہ میں اپنے آپ کو اختیار کرنے کے لئے اور
اعضا گناہ کرنے کے لئے اور
اللہ میاں معافی چاہنے اور جنت میں جانے کے لئے (جیسا کہ) اللہ میاں نے کہا ہے:۔
وَاللّٰہُ یَدْعُوْکَ اِلَی الْجَنَّۃِ وَالْمَغْفِرَۃِ
(اور اللہ میاں تجھے معافی مانگنے اور جنّت میں جانے کے لئے بلاتے ہیں)۔

پس جسنے شیطان کا کہنا مانا اُسنے اپنا دین کھویا اور جسنے نفس کا کہنا مانا اسنے اپنی جان کھوئی۔ اور جسنے ہوا و ہوس کا کہنا مانا اسنے اپنی عقل کھوئی۔ اور جسنے دنیا کا کہنا مانا اسنے اپنی آخرت کھوئی۔ اور جسنے اعضا کا کہنا مانا اُس سے جنّت چھوٹی۔ اور جسنے اللہ میاں کا کہنا مانا اس سے سارے گناہ چھوٹے۔ اور تمام بھلائیاں حاصل ہوگئیں۔

۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے:۔
اللہ نے چھ چیزوں کو چھ چیزوں میں چھپایا ہے:۔
(۱) اپنی خوشی کو فرمانبرداری میں۔
(۲) اپنے غصّہ کو گناہوں میں۔
(۳) اپنے اسم اعظم کو قرآن میں۔
(۴) شب قدر کو رمضان المبارک میں۔
(۵) عصر کی نماز کو نمازوں میں۔
(۶) قیامت کے دن کو دنوں میں۔

۵ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے:۔
ایمان دار آدمی کو چھ باتوں کا ڈر لگا رہتا ہے:۔
(۱) اللہ میاں کیطرف سے ایمان چھین لینے کا۔
(۲) کراماً کاتبین کی طرف سے ایسے گناہ لکھنے کا جنکے سبب قیامت میں ذلت ہو۔
(۳) شیطان کی طرف سے عمل ضائع کرا دینے کا
(۴) موت کے فرشتہ کی طرف سے یک لخت

جان نکال لینے کا:۔

(۵) دنیا کی طرف سے ۔ اپنے اوپر عاشق کرنے اور آخرت کو بھلا دینے کا۔

(۶) بال بچوں کی طرف سے انہیں میں پھنسکر اللہ میاں کی یاد سے غافل ہو جانے کا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں:۔

جس آدمی نے چھ عادتیں جمع کرلیں اس سے جنت کی طلب اور دوزخ کی پناہ سے کچھ بھی نچھوڑا (سب کچھ حاصل کرلیا)۔

(۱) اللہ میاں کو پہچان کر اُسکی فرمانبرداری کی۔

(۲) شیطان کو پہچان کر اُسکے خلاف چلا۔

(۳) آخرت کو پہچان کر مانگا۔

(۴) دنیا کو پہچان کر چھوڑا۔

(۵) سچ کو پہچان کر اُسپر عمل کیا۔

(۶) جھوٹ کو پہچان کر اُس سے بچا۔

آپؓ نے ہی بیان کیا ہے:۔

نعمتیں چھ ہیں:۔

(۱) اسلام۔

(۲) قرآن مجید۔

(۳) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

(۴) تندرستی۔

(۵) لباس۔

(۶) لوگوں سے بے پرواہ ہونا۔

یحیٰیؒ ابن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے:۔

(۱) علم عمل کی دلیل ہے۔ اور

(۲) سمجھ علم کا آلہ ہے۔ اور

(۳) عقل بھلائیوں کو کھینچنے والی ہے۔ اور

(۴) ہوا و ہوس گناہوں کا گھوڑا ہے اور

(۵) مال مغروروں کی چادر ہے۔ اور

(۶) دنیا آخرت کا بازار ہے۔

ابُو ذر جمہر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے:۔

چھ چیزیں دنیا بھر کے مقابلہ کی ہیں:۔

(۱) مزے دار کھانا۔

(۲) نیک بیٹا۔

(۳) مزاج کے موافق بیوی۔

(۴) مضبوط بات۔

(۵) پوری عقل۔

(۶) تندرستی۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا ہے:۔

(۱) اگر ابدال نہوتے تو زمین اور جو کچھ اسمیں ہے دھس جاتا۔

(۲) اگر نیک نہوتے تو بدکار تباہ ہو جاتے۔

(۳) اگر علما، نہوتے تو تمام آدمی ڈنگروں جیسے
ہوجاتے ۔

(۴) اگر بادشاہ نہوتے تو ایک دوسرے
کو تباہ کردیتا ۔

(۵) اگر بے وقوف نہوتے تو دنیا خراب
ہوجاتی ۔

(۶) اگر ہوا نہوتی تو ہر ایک چیز سٹر جاتی ۔

[۱۱] بعضے حکیموں نے کہا ہے :۔

(۱) جو کوئی خدا سے نہیں ڈرتا وہ زبان کی لغزش
سے نہیں بچ سکتا ۔

(۲) جو کوئی خدا سے نہیں ڈرتا اس کا دل
حرام اور شبہ کی شے سے نہیں بچ سکتا ۔

(۳) جو کوئی خلقت سے نا اُمید نہیں ہوتا وہ
لالچ سے نہیں بچ سکتا ۔

(۴) جو کوئی اپنے عمل کی نگرانی نہیں کرتا
وہ ریا سے نہیں بچ سکتا ۔

(۵) جو کوئی دل کی حفاظت کیلئے خدا سے
مدد نہیں چاہتا وہ حسد سے نہیں بچ سکتا

(۶) جو کوئی اپنے آپ سے زیادہ علم و عمل
والے کو (عزت کی نظر سے) نہیں دیکھتا
وہ تکبر سے نہیں بچ سکتا ۔

[۱۲] حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا ہے
دل چھ چیزوں سے بگڑتا ہے :۔

(۱) توبہ کے بھروسے پر گناہ کرنے سے ۔

(۲) علم سیکھ کر اسپر عمل نہ کرنے سے ۔

(۳) خلوص کے ساتھ عمل نکرنے سے ۔

(۴) خدا کی روزی کھا کر شکر نہ کرنے سے ۔

(۵) خدا کے دئے ہوئے پر راضی نہونیسے ۔

(۶) اپنے مردوں کو دفن کرکے عبرت
حاصل نہ کرنے سے ۔

اُنہوں ہی نے کہا ہے :۔

جسنے آخرت کے بدلے دنیا کو پسند کرلیا
اللہ میاں اسکو چھ طرح کے عذاب میں مبتلا کریگا ۔
تین طرح کا دنیا میں اور تین طرح کا آخرت میں
دنیا میں تو :۔

(۱) ایسی امید میں جسکی انتہا نہو گی ۔

(۲) ایسے سخت لالچ میں کہ کسی طرح صبر ہی نہ آئیگا

(۳) عبادت کا مزا۔ اس سے چھین لیا جائیگا
اور آخرت میں ۔

(۴) قیامت کے دن کا ڈر ۔

(۵) سخت حساب ۔

(۶) بے انتہا حسرت ۔

[13] احنف ابن قیس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے:۔

(۱) حاسد کے لئے چین نہیں۔

(۲) جھوٹے کیلئے مروت نہیں۔

(۳) بخیل کیلئے بہانہ نہیں۔

(۴) بادشاہ کے لئے وفا نہیں۔

(۵) کج خلق کیلئے روک تھام نہیں۔

[14] بعضے حکیموں سے دریافت کیا گیا کہ:۔

کیا بندہ توبہ کرنے کے بعد یہ معلوم کرسکتا ہے کہ اسکی توبہ قبول ہوئی یا نہیں؟

کہا کہ:۔ اس بارہ میں کوئی یقینی بات نہیں کہی جاسکتی۔ البتہ اسکی چند علامتیں ہیں:۔

(۱) وہ اپنے آپ کو آئندہ گناہگار ہی سمجھے۔

(۲) اپنے دل میں خوشی کو غائب پائے اور غم کو موجود (یعنی گناہوں کی بخشش کا فکر لگا رہے)۔

(۳) نیکوں کی صحبت میں بیٹھے۔ بروں سے دور بھاگے۔

(۴) دنیا کی تھوڑی چیز (یعنی گناہ) کو بہت سمجھے اور آخرت کے بہت سے (نیک) عمل کو کم جانے۔

(۵) اپنے دل کو ان باتوں (نیک اعمال) میں مشغول رکھے جو اللہ میاں نے اسکے ذمہ کئے ہیں اور اُن باتوں (روزی وغیرہ) سے بے فکر رہے جو خدا کے ذمہ ہیں۔

(۶) زبان کی نگرانی کرے اور ہمیشہ (اپنے گناہوں کی بخشش کیلئے) فکرمند رنجیدہ اور شرمندہ رہے

[15] یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے:۔

میرے نزدیک سب سے بڑا دھوکہ یہ ہے۔

(۱) معافی کی امید پر بے حیائی سے گناہ کرتے رہنا

(۲) بغیر فرمانبرداری کے اللہ میاں کی نزدیکی کا امیدوار ہونا۔

(۳) دوزخ کا بیج ڈالکر جنت کے میوہ کا انتظار کرنا۔

(۴) باوجود گناہ کرنیکے فرمانبرداروں کا مرتبہ چاہنا

(۵) بغیر عمل کے نیک بدلے کا انتظار کرنا۔

(۶) باوجود حد سے بڑھ جانے (خلاف حکم الٰہی چلنے) کے اللہ میاں سے (رحمت کی) تمنا رکھنا۔ شعر

راہِ خدا کو چھوڑ دے۔ امیدِ بخشش کی رکھے
خشکی میں کشتی لے چلے۔ ہے بے وقوفی برملا

[16] احنف ابن قیس رضی اللہ عنہ سے جب دریافت کیا گیا کہ بندہ کو جو کچھ دیا جاتا ہے اس میں سب سے اچھی کیا چیز ہے؟ کہا:۔

(۱) پیدائشی عقل - کہا گیا اگر وہ نہو - کہا :-

(۲) اچھا رستہ - کہا گیا اگر وہ نہو - کہا :-

(۳) دلی دوست - کہا گیا اگر وہ نہو - کہا :-

(۴) خدا سے ملا ہوا دل - کہا گیا اگر وہ نہو - کہا :-

(۵) مدتوں چپ رہنا - کہا گیا اگر وہ نہو - کہا :-

(۶) فوراً موت کا آجانا -

سات سات باتیں

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :-
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-
قیامت کے دن اللہ میاں سات (قسم کے) آدمیوں کو عرش کے سایہ میں جگہ دینگے جبکہ اُسکے سوا کوئی (اور کہیں) سایہ نہو گا -

(۱) انصاف کرنے والے بادشاہ کو -

(۲) اللہ میاں کی عبادت کرنیوالے جوان کو -

(۳) اُسکو جسنے اکیلے بیٹھ کر خدا کو یاد کیا اور رویا -

(۴) اُسکو جسکا دل مسجد ہی میں لگا رہے یہانتک کہ (اپنے کام کر کراکے پھر جلدی سے) لوٹ آئے -

(۵) اُس آدمی کو جو اس طرح خیرات کرے کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہو کہ داہنے ہاتھ نے کیا کیا -

(۶) اُن دو آدمیوں کو جو محض خدا کے لئے آپس میں دوستی رکھیں -

(۷) اُس آدمی کو جسے ایک خوبصورت عورت (بُری نیت سے) بلائے اور وہ انکار کردے پھر آپ نے فرمایا کہ میں اللہ میاں سے ڈرتا ہوں

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کنجوس آدمی کو سات باتوں میں ایک بات ضرور پیش آتی ہے -

(۱) وہ مر جائے اور ایسا شخص اُسکا وارث بنے جو حرام کاموں میں (اللہ میاں کی مرضی کے خلاف) اُسکا مال خرچ کر ڈالے - یا

(۲) اللہ میاں اُسپر ظالم بادشاہ کو مقرر کردے جو اُسے ذلیل کر کے سارا مال چھین لے - یا

(۳) اُسے کوئی ایسی لت لگ جائے جس کے پیچھے سارا مال برباد کردے - یا

(۴) اُسکے دل میں (بلا وجہ) مکان بنانے یا اُجاڑ زمین کو بسانے کا کوئی خیال بیٹھ جائے تو اُسی میں سارا مال صرف کر ڈالے - یا

(۵) دنیا کی بلاؤں میں سے کوئی بلا آجائے جیسے طوفان آنا - آگ لگجانا - یا چوری ہو جانا وغیرہ - یا

(۶) ایسا مرض لگ جائے جسکے علاج ہی میں

ساری دولت ختم ہو جائے - یا

(۷) کسی جگہ دبا کر بھول جائے اور پھر نہ پائے۔

[۳] حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔

(۱) جو آدمی زیادہ مذاق کرتا ہے اُسکا رعب جاتا رہتا ہے۔

(۲) جو آدمی دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے وہ خود حقیر سمجھا جاتا ہے۔

(۳) جو آدمی کسی کام کی کثرت کرتا ہے اُسی میں مشہور ہو جاتا ہے۔

(۴) جو آدمی زیادہ باتیں بناتا ہے اُسکی بیہودگی بڑھ جاتی ہے۔

(۵) جب آدمی کی بیہودگی بڑھ جاتی ہے اسکو شرم کم آتی ہے۔

(۶) جب آدمی کی شرم کم ہو جاتی ہے۔ اسکی پرہیزگاری میں فرق آجاتا ہے۔

(۷) جب آدمی کی پرہیزگاری گھٹ جاتی ہے اسکا دل مردہ (سیاہ) ہو جاتا ہے۔

[۴] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اللہ میاں کے قول وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا۔ کی تفسیر میں بیان کیا ہے:۔

وہ خزانہ ایک چاندی کی تختی تھی اور اُس پر سات باتیں لکھی تھیں۔

(۱) مجھے تعجب ہے اُس آدمی پر جو موت کو پہچانتا ہے اور (پھر اس سے نڈر ہو کر) ہنستا ہے۔

(۲) مجھے تعجب ہے اُس آدمی پر جو دنیا کو فانی جانتا ہے اور (پھر بھی) اس میں پھنستا ہے۔

(۳) مجھے تعجب ہے اُس آدمی پر جو یہ جانتا ہی کہ سب کچھ تقدیر سے ہوتا ہے اور (پھر بھی بعضے) کام نہ ہونے پر افسوس کرتا ہے۔

(۴) مجھے تعجب ہے اُس آدمی پر۔ جو (روزِ) حساب کی بابۃ جانتا ہے اور (پھر بھی) مال جمع کرتا ہی

(۵) مجھے تعجب ہے اُس آدمی پر۔ جو دوزخ سے واقف ہے۔ اور (پھر بھی) گناہ کرتا ہے۔

(۶) مجھے تعجب ہے اُس آدمی پر۔ جو یقیناً جنّت سے واقف ہے۔ اور (پھر بھی) دنیا میں آرام سے (بے فکر بیٹھا) ہے۔

(۷) مجھے تعجب ہے اُس آدمی پر جو شیطان کو اپنا دشمن سمجھتا ہے اور (پھر بھی) اس کی پیروی کرتا ہے۔

[۵] حضرت علی کرم اللہ وجھہ سے دریافت کیا گیا:۔

(۱) آسمان سے زیادہ بھاری کیا چیز ہے؟

(۲) زمین سے زیادہ پھیلی ہوئی کیا چیز ہے؟

(۳) دریا سے زیادہ سخی کیا چیز ہے ؟

(۴) پتّھر سے زیادہ سخت کیا چیز ہے ؟

(۵) آگ سے زیادہ گرم کیا چیز ہے ؟

(۶) زمہریر سے زیادہ ٹھنڈی کیا چیز ہے ؟

(۷) زہر سے زیادہ کڑوی کیا چیز ہے ؟

آپ نے بیان کیا کہ :-

(۱) خلقت پر تہمت لگانا - آسمان سے زیادہ بھاری ہے !

(۲) اللہ میاں کی ذات زمین سے زیادہ پھیلی ہوئی ہے !

(۳) قناعت کرنے والا دل دریا سے زیادہ سخی ہے !

(۴) منافق کا دل پتّھر سے زیادہ سخت ہے !

(۵) ظالم بادشاہ آگ سے زیادہ جلانیوالا ہے !

(۶) کنجوس سے مانگنا زمہریر سے زیادہ ٹھنڈا ہے -

(۷) صبر زہر سے زیادہ کڑوا ہے !

بعض روایتوں میں ہے کہ

(۷) عیب جوئی زہر سے زیادہ کڑوی ہے -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

(۱) دُنیا اُسکا گھر ہے جسکا کہیں ٹھکانہ نہ ہو -

(۲) (دنیا کا) مال اُسکا مال ہے جسکا (آخرت میں) کوئی مال (یعنی حصّہ) نہو -

(۳) (دُنیا کے) مال کو وہ جمع کرتا ہے جس میں عقل نہو -

(۴) (دنیا کی) خواہشوں میں وہ پھنستا ہے جسے سمجھ نہو -

(۵) دنیا کے پیچھے وہ پڑتا ہے جسے علم نہو -

(۶) دنیا کے لئے وہ حسد کرتا ہے جسے تمیز نہو -

(۷) دنیا کے لئے وہ کوشش کرتا ہے جسے (اللہ میاں کی رحمت و نعمت کا) یقین نہو -

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

(۱) مجھے جبرئیل علیہ السلام پڑوسی کے حق کی بار بار تاکید کرتے تھے - یہانتک کہ میں نے خیال کیا کہ شاید یہ اُسے وارث ہی مقرر کر دینگے -

(۲) بیویوں کے حق کی بار بار تاکید کرتے تھے یہانتک کہ میں نے خیال کیا کہ شاید یہ اُنکو طلاق دینا حرام کر دینگے -

(۳) غلاموں کے حق کی بار بار تاکید کرتے تھے یہانتک کہ میں نے خیال کیا کہ شاید یہ اُن کو آزاد کر دینے کا کوئی وقت مقرر کر دینگے -

(۴) مسواک کی بار بار تاکید کرتے تھے یہانتک کہ میں نے خیال کیا کہ شاید یہ فرض ہے۔

(۵) جماعت سے نماز پڑہنے کی اسقدر تاکید کرتے تھے کہ مجھے یہ گمان ہوگیا کہ بغیر جماعت اللہ میاں نماز قبول ہی نہیں کرتا۔

(۶) رات کو جاگنے کی اسقدر تاکید کرتے تھے کہ مجھے یہ گمان ہوگیا کہ رات کو سونا ہی نہیں چاہیئے۔

(۷) یاد الٰہی کی اسقدر تاکید کرتے تھے کہ مجھے یہ گمان ہوگیا کہ بغیر ذکر الٰہی کے کوئی بات مفید نہو گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-
اللہ میاں قیامت کے دن سات (قسم کے) آدمیوں کی طرف نہیں دیکھینگے۔ اور اُن کو پاک کئے (معافی دئے) بغیر ہی (ایک لخت) دوزخ میں بھیجدینگے۔

(۱) بدفعل مرد اور لڑکا۔

(۲) ہاتھ سے منی نکالنے والا۔

(۳) ڈہور ڈنگروں سے بدفعلی کرنیوالا۔

(۴) عورت کے پاخانہ کی راہ سے صحبت کرنے والا۔

(۵) بیوی کی بیٹی کو (جو کسی دوسرے خاوند سے ہو) نکاح میں لانے والا۔

(۶) پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا۔

(۷) پڑوسی کو اتنا ستانے والا کہ پڑوسی لعنت بھیجنے (گالیاں دینے) لگے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-
جو لوگ خدا کے رستے (جہاد) میں مارے گئے ہیں اُنکے سوا سات (قسم) کے آدمی شہید ہوتے ہیں۔

(۱) جو دستوں کی بیماری میں مرا ہے۔

(۲) جو ڈوب کر مرا ہے۔ (اتفاقاً نہ کہ قصداً)

(۳) جو پسلی کے درد سے مرا ہے۔

(۴) جو وبا میں مرا ہے۔

(۵) جو جلکر مرا ہے۔

(۶) جو دب کر مرا ہے۔

(۷) جو عورت بچّہ جننے کے صدمہ سے مری ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے:-
عقلمند کو سات باتوں سے سات باتوں کو پسند کرنا چاہیئے۔

(۱) تونگری سے درویشی کو۔

(۲) عزّت سے ذلّت کو۔

(۳) تکبر سے انکسار کو۔

(۴) پیٹ بھرنے سے بھوکا رہنے کو۔

(۵) خوشی سے رنج کو۔

(۶) بلندی سے پستی کو۔

(۷) زندگی سے موت کو۔

آٹھ آٹھ باتیں

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

آٹھ چیزوں کا آٹھ باتوں سے جی نہیں بھرتا:-

(۱) آنکھ کا دیکھنے سے۔

(۲) زمین کا مینہ سے۔

(۳) عورت کا مرد سے۔

(۴) عالم کا علم سے۔

(۵) بھکاری کا مانگنے سے۔

(۶) لالچی کا جمع کرنے سے۔

(۷) دریا کا پانی سے۔

(۸) آگ کا لکڑیوں سے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے:-

آٹھ چیزوں سے آٹھ چیزوں کی رونق ہے۔

(۱) پرہیزگاری سے فقیری کی۔

(۲) شکر سے نعمت کی۔

(۳) صبر سے بلا کی۔

(۴) بردباری سے علم کی۔

(۵) عاجزی سے طالب علم کی۔

(۶) زیادہ رونے سے خوف الہٰی کی۔

(۷) احسان نہ جتانے سے احسان کی۔

(۸) گڑگڑانے سے نماز کی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے:-

(۱) جسنے فضول باتیں چھوڑدیں اُسنے دانائی پائی۔

(۲) جسنے فضول دیکھنا چھوڑ دیا اس نے دلی انکسار پایا۔

(۳) جسنے فضول کھانا چھوڑ دیا اُسنے عبادت کا مزا پایا۔

(۴) جسنے فضول ہنسنا چھوڑ دیا اُسنے رعب پایا۔

(۵) جسنے مذاق چھوڑ دیا اُسنے خوبی حاصل کرلی۔

(۶) جسنے دُنیا کی محبّت چھوڑ دی اسنے آخرت کی محبّت حاصل کرلی۔

(۷) جسنے دوسروں کا عیب نکالنا چھوڑ دیا اسنے اپنی بُرائیوں کی اصلاح کرلی۔

(۸) جسنے اللہ میاں کی ذات کے متعلق چون چرا

کرنا چھوڑ دیا اسنے نفاق سے بیزاری حاصل کر لی۔

۴ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے:-
خدا کو پہچان لینے والوں کی آٹھ نشانیاں ہیں:-
اُن کا دل۔ (۱) خوف خدا، اور (۲) امید رکھتا ہو گا۔ زبان۔ خدا کی (۳) تعریف و (۴) توصیف کرتی ہو گی۔ آنکھیں (۵) شرمائی اور (۶) روتی ہوں گی۔ ارادہ۔ (دنیا کو) (۷) چھوڑ دینے اور (۸) اللہ میاں کی خوشی حاصل کرنے کا ہو گا۔

۵ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے بیان کیا ہے:
(۱) جس نماز میں عاجزی نہیں اس میں مزا نہیں۔
(۲) جس روزہ میں بیہودہ باتوں سے پرہیز نہیں اسمیں مزا نہیں۔
(۳) جس تلاوت میں معنے نہیں سمجھے جاتے اس میں مزا نہیں۔
(۴) جس علم میں پرہیزگاری نہیں اسمیں مزا نہیں۔
(۵) جس مال میں سخاوت نہیں اس میں مزا نہیں۔
(۶) جس برادری میں مرتبہ کا لحاظ نہیں اسمیں مزا نہیں
(۷) جس نعمت میں ہمیشگی نہیں اسمیں مزا نہیں۔
(۸) جس دعا میں خلوص نہیں اسمیں مزا نہیں۔

نو نو باتیں

۱ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-
اللہ میاں نے حضرت موسیٰ ابن عمران علیہ السلام پر توریت میں وحی نازل فرمائی کہ:-
گناہوں کی مائیں (جڑیں) تین ہیں:-
(۱) تکبر (۲) حسد۔ (۳) لالچ۔ پھر ان میں سے چھ اور پیدا ہوئیں اور کل نو ہو گئیں۔
(۴) شکم پُری (۵) نیند (۶) آرام (۷) مال کی محبّت (۸) اپنی تعریف سے محبّت (۹) ریاست سے محبت

۲ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
عبادت کرنے والوں کی تین قسمیں ہیں۔ اور ہر قسم کی تین تین پہچانیں ہیں۔
(۱) جو ڈر کر اللہ میاں کی عبادت کرتے ہیں۔
(۲) جو (جنّت کی) امید پر اللہ میاں کی عبادت کرتے ہیں (۳) جو محبّت کے سبب اللہ میاں کی عبادت کرتے ہیں۔ ڈر کر عبادت کرنیوالوں کی پہچان یہ ہے۔ (۱) وہ اپنے آپ کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ (۲) اپنی نیکیوں کو کم جانتے ہیں (۳) اپنے گناہوں کو زیادہ سمجھتے ہیں۔
امید پر عبادت کرنیوالوں کی پہچان یہ ہے۔
(۱) ہر حالت میں قوم کے پیشوا ہوتے ہیں۔
(۲) دنیا کے مال میں سب سے زیادہ سخی ہوتے ہیں۔
(۳) تمام خلقت میں خدا کی طرف سب سے اچھا

دہیان رکھنے والے ہوتے ہیں۔
محبت کے ساتھ عبادت کرنیوالوں کی پہچان یہ ہے۔
(۱) اپنی سب سے زیادہ پیاری چیز خدا کے نام پر دیدیتے ہیں اور اسکی پرواہ نہیں کرتے جس سے خدا راضی ہو جاتا ہے اور اپنی خواہشوں کے خلاف عمل کرتے ہیں جس سے خدا راضی ہو جاتا ہے۔
(۳) ہر حالت میں خدا کے حکم اور ممانعت کے پابند ہوتے ہیں۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے:۔
شیطان کی اولاد (فوج) نو قسم کی ہے۔
(۱) زلیتون۔ بازار کا داروغہ ہے وہیں اپنا جھنڈا گاڑتا ہے۔
(۲) وثین۔ مصیبتوں کا داروغہ ہے۔
(۳) لقوس۔ آتش پرستوں کا داروغہ ہے۔
(۴) اعوان۔ بادشاہوں کا داروغہ ہے۔
(۵) ہفاف۔ شراب کا داروغہ ہے۔
(۶) مُرّہ۔ مزامیر کا داروغہ ہے۔
(۷) مُسَوِّط۔ خبروں کا داروغہ ہے۔ جو بے بنیاد خبروں کو مشہور کرتا ہے۔
(۸) داسم۔ گھروں کا داروغہ ہے۔ جب آدمی گھر میں بغیر سلام کئے اور خدا کا نام لئے بغیر داخل ہوتا ہے۔ وہ (داسم) گھروالوں میں دشمنی پیدا کرتا ہے۔ یہانتک کہ طلاق۔ لڑائی جھگڑا اور مارپیٹ تک نوبت پہنچتی ہے۔
(۹) وَلہان۔ وضو۔ نماز اور دوسری عبادتوں میں خلل ڈالتا ہے۔
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔
جو کوئی پنجگانہ نماز کی اُسکے وقتوں کے مطابق حفاظت کریگا۔ اور برابر ادا کرتا رہیگا اللہ میاں اسکو نو بزرگیاں عطا فرمائینگے۔
(۱) اللہ میاں اس سے محبت کرینگے۔
(۲) وہ تندرست رہیگا۔
(۳) فرشتے اسکی حفاظت کرینگے۔
(۴) اسکے گھر میں برکت ہوگی۔
(۵) اسکی پیشانی پر نیکوں کی نشانی ہوگی۔
(۶) خدا اسکا دل نرم کردیگا۔
(۷) وہ بجلی کی طرح چمکتا ہوا پل صراط سے گزر جائیگا۔
(۸) خدا اُسے دوزخ سے بچائیگا۔
(۹) خدا اُن لوگوں کے پڑوس میں اسکو رکھیگا جو بے خوف اور بے غم ہیں۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں:۔

رونا تین قسم کا ہے (۱) اللہ میاں کے خوف سے۔
(۲) دشمن کے خوف سے (۳) جدائی کے خوف سے۔
(۴) پہلا رونا گناہوں کو دور کرتا ہے۔
(۵) دوسرا رونا عیبوں سے پاک کرتا ہے۔
(۶) تیسرا رونا معشوق کی رضامندی اور
دوستی کو قائم کرتا ہے۔
(۷) پس گناہوں کے دور ہونیکا انجام سختیوں سے
بچنا ہے اور
(۸) عیبوں سے پاک ہونیکا انجام ہمیشہ کی نعمتیں
ہیں اور بلند مرتبے اور
(۹) پیارے (معشوق) کی رضامندی کے
ساتھ دوستی کا انجام اللہ میاں کیطرف سے خوشخبری ہے
جو اللہ میاں کی رضامندی۔ اللہ میاں کے دیدار اور
فرشتوں اور بڑے مرتبوں کے دیکھنے سے حاصل ہوگی۔

دس دس باتیں

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔
تمہیں مسواک کرنی چاہیئے کیونکہ اسمیں دس
خوبیاں ہیں:۔ (۱) منہ پاک صاف ہوتا ہے۔
(۲) خدا خوش ہوتا ہے (۳) شیطان غصہ ہوتا ہے۔
(۴) اللہ میاں اور کرامًا کاتبین اُس آدمی کو
دوست رکھتے ہیں۔ (۵) دانتوں کی جڑیں
مضبوط ہوجاتی ہیں۔ (۶) بلغم نکل جاتا ہے۔
(۷) منہ میں خوشبو آنے لگتی ہے۔
(۸) صفرا دب جاتا ہے۔
(۹) آنکھوں کی روشنی بڑھ جاتی ہے۔
(۱۰) گندہ دہنی دور ہوجاتی ہے۔ اور مسواک
کرنا سنّت ہے۔ پھر آپ نے فرمایا:۔
مسواک کرکے نماز پڑھنا۔ بغیر مسواک کے
ستّر نمازوں سے بہتر ہے۔
۲
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے
جس آدمی کو اللہ میاں نے یہ دس عادتیں عطا
فرمائی ہیں بیشک وہ ہر ایک آفت اور بلا سے
نجات پائے گا نیز اسکو مقربین اور پرہیزگاروں
کا درجہ ملیگا۔
(۱) ہمیشہ قناعت کرنیوالے دل کے ساتھ سچائی
اختیار کرنا۔ (۲) ہمیشہ شکر کے ساتھ پورا پورا
صبر کرنا۔ (۳) ہمیشہ پرہیزگاری کے ساتھ فقیری
کرنا (۴) ہمیشہ مسلسل خوف کے ساتھ (گناہوں کی
زیادتی پر) افسوس کرنا۔ (۶) ہمیشہ خدمتگزار
جسم کے ساتھ (نیکی بڑھنے کی) کوشش کرنا۔
(۷) ہمیشہ مہربانی کے ساتھ (کسی سے) دوستی کرنا

(۸) ہمیشہ شرم ولحاظ کے ساتھ (کسی سے) محبت کرنا۔

(۹) ہمیشہ کی بردباری کے ساتھ نفع دینے والا علم۔

(۱۰) عقل کی سلامتی کے ساتھ پختہ ایمان۔

۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے:۔

دس چیزیں بغیر دس چیزوں کے موزوں نہیں ہو سکتیں۔

(۱) عقل بغیر پرہیزگاری کے۔

(۲) بزرگی بغیر علم کے۔

(۳) چھٹکارا بغیر خوف کے۔

(۴) بادشاہ بغیر انصاف کے۔

(۵) خاندانی شرافت بغیر ادب کے۔

(۶) خوشی بغیر امن کے۔

(۷) تونگری بغیر بخشش کے۔

(۸) درویشی بغیر قناعت کے۔

(۹) مرتبہ بغیر تواضع کے۔

(۱۰) جہاد بغیر توفیق (الٰہی) کے

۴ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔

دس چیزیں سب سے زیادہ ضائع ہونیوالی ہیں۔

(۱) وہ عالم جسکی کوئی بات نہ پوچھے۔

(۲) وہ علم جسپر عمل نہ کیا جائے۔

(۳) وہ صحیح رائے جو پسند نہ آئے۔

(۴) وہ ہتیار جو برتے نہ جائیں۔

(۵) وہ مسجد جس میں نماز نہ پڑھی جائے۔

(۶) وہ قرآن مجید جسکی تلاوت نہ کی جائے۔

(۷) وہ مال جسے خرچ نکیا جائے۔

(۸) وہ گھوڑے جنپر سواری نہ کی جائے۔

(۹) پرہیزگاری کا علم اس آدمی کے پیٹ میں جو دنیا کا لالچی ہو۔

(۱۰) وہ بڑی عمر جسمیں سفر (آخرت) کا توشہ تیار نہ کیا ہو

۵ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بیان کیا ہے:۔

(۱) اچھا ورثہ علم ہے۔

(۲) اچھا پیشہ ادب ہے۔

(۳) اچھا توشہ پرہیزگاری ہے۔

(۴) اچھی پونجی عبادت ہے۔

(۵) اچھی سواری نیک عمل ہے (جو خدا اور جنّت کی طرف لیجاتا ہے)

(۶) اچھّا ساتھی نیک عادت ہے۔

(۷) اچھّا وزیر بردباری ہے۔

(۸) اچھّی تونگری قناعت ہے۔

(۹) اچھّا مددگار توفیق ہے۔

(۱۰) اچھّا اُستاد موت ہے۔

۶ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

اس اُمت میں دس (قسم کے) آدمی کافر

(خدا کے سخت نافرمان ہیں حالانکہ وہ اپنے آپ کو
مومن (حکم الٰہی ماننے والا) سمجھتے ہیں۔

(۱) (کسی کو ناحق مار ڈالنے والا) (۲) جادوگر۔
(۳) دیوّث جو اپنی بیوی کے متعلق غیرت نہ رکھے[1]
(۴) زکوٰۃ روکنے والا۔ (۵) شراب خوار۔
(۶) جس پر حج واجب ہو گیا اور اسے نہ کیا۔
(۷) لڑائی کرا دینے کی کوشش کرنیوالا۔
(۸) جنگ کے ہتھیار (مسلمانوں سے) لڑنیوالوں کے ہاتھ بیچنے والا۔
(۹) عورت کے دوسرے رستہ سے صحبت کرنیوالا۔
(۱۰) ایسی رشتہ دار عورت سے جماع کرنیوالا جو محرم (شریعت سے حرام) ہو۔

اگر ان کاموں کو حلال سمجھا ہے تو بیشک وہ کافر ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔
زمین و آسمان میں (کوئی) بندہ
(۱) مومن نہیں ہوتا جبتک کہ (اللہ میاں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) نہ ملے۔
(۲) (اُن سے) نہیں ملتا جبتک کہ مسلمان نہو۔
(۳) مسلمان نہیں ہوتا جبتک کہ آدمی اسکے ہاتھ اور زبان سے سلامت نہیں (یعنی لوگوں کو بُرا نہ کہے اور ستائے نہیں)
(۴) مسلمان نہیں ہوتا جبتک کہ عالم نہو۔
(۵) عالم نہیں ہوتا جبتک کہ علم پر عمل نہ کرے۔
(۶) علم پر عمل نہیں ہوتا جبتک کہ زاہد نہو۔
(۷) زاہد نہیں ہوتا جبتک کہ پرہیزگار نہو۔
(۸) پرہیزگار نہیں ہوتا جبتک کہ تواضع کرنیوالا نہو
(۹) تواضع کرنیوالا نہیں ہوتا جبتک کہ اپنی ذات کو پہچاننے والا نہو۔
(۱۰) اپنی ذات کو پہچاننے والا نہیں ہو سکتا جبتک کہ بات کرنے میں عقلمند نہو۔

کہا گیا ہے:۔
یحییٰ ابن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک فقیہ کو دنیا میں پھنسا ہوا پایا۔ پس بیان کیا کہ:۔
اے علم اور سنت (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رستہ) جاننے والے۔
(۱) تمہارے محل قیصر کے سے ہیں اور (۲) تمہارے گھر کسریٰ کے سے۔ اور (۳) بیٹھکیں قارون کی سی۔ اور (۴) دروازے طالوت کے سے اور (۵) کپڑے جالوت کے سے۔ اور

[1] دیوث اس آدمی کو کہتے ہیں جو اپنی بیوی کے بے پردہ ہونے اور نامحرموں (جنسے نکاح جائز ہے) سے مذاق کرنے سے نہ شرمائے اور نہ روکے ۱۲ صبر

(۶) ڈھنگ شیطانی اور (۷) سامان مغروروں
کے سے اور (۸) حکومت فرعون کی سی - اور
(۹) قاضی - دنیادار - رشوت خوار - دغاباز اور -
(۱۰) تمہاری موت جہالت ہے -

پھر تم محمدی (سچے ایماندار) کہاں ہو؟

شاعر کہتا ہے ؎

سو سو طرح اللہ سے - کرتا ہے تو جیوں دعا
اور چاہتا ہے اپنا گھر - جنت کا قصرِ خوش نما
آمادہ و طیار رہے - ہر سال توبہ کے لئے
لیکن نہیں ہے مطلقاً کچھ فکر اپنے کام کا
غافل تیرا ہر دن اگر - روزہ میں ہو جائے بسر
بیدار ہو کر رات بھر حاضر رہے پیش خدا
تھوڑے سے کھانے پر کرے صبر و تحمل سے گزر
اُسوقت اس قابل ہے تو پائے بڑا اک مرتبہ
خلقت کرے عزت تیری بٹ جائے سب نکبت تیری
حاصل ہوں خوشیاں دمبدم - راضی رہے رب العلیٰ

بعضے حکیموں نے کہا ہے :-

اللہ میاں کو دس آدمیوں کی دس عادتیں ناپسند ہیں -
(۱) تونگروں کی کنجوسی - (۲) فقیروں کا تکبر -
(۳) عالموں کا لالچ - (۴) عورتوں کی بے حیائی -
(۵) بوڑھوں کی دنیوی محبت - (۶) جوانوں کی کاہلی -
(۷) بادشاہوں کا ظلم - (۸) غازیوں کی نامردی -
(۹) زاہدوں کی خود پسندی - (۱۰) عابدوں کی ریا -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

سلامتی کی دس قسمیں ہیں :-
پانچ دنیا میں - پانچ آخرت میں :-
دنیا کی سلامتی ان پانچ میں ہے :-
(۱) علم میں (۲) عبادت میں (۳) حلال روزی میں
(۴) سختی پر صبر کرنے میں (۵) نعمت پر شکر کرنے میں -
آخرت کی سلامتی ان پانچ میں ہے -
(۱) رحمت اور مہربانی سے موت کا فرشتہ آنے میں -
(۲) قبر کے اندر منکر نکیر کے نہ ڈرانے میں -
(۳) بڑے (قیامت کے) خوف سے امن کے اندر رہنے میں
(۴) گناہ صاف ہو جانے میں -
(۵) نیکیاں قبول ہونے میں - یا
(۴) پلصراط پر چمکتی ہوئی بجلی کی طرح گزرنے میں -
(۵) سلامتی کے ساتھ جنت کے اندر جانے میں -

ابو الفضل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں -

اللہ میاں نے اپنی کتاب کے دس نام رکھے ہیں
(۱) قرآن (۲) فرقان (۳) کتاب (۴) تنزیل
(۵) ہدے (۶) نور (۷) رحمت (۸) شفا
(۹) روح (۱۰) ذکر - قرآن - فرقان - کتاب

تنزیل تو مشہور ہیں۔ (یعنی کثرت سے یہ چارو
نام لئے گئے ہیں) لیکن ہدیٰ۔ نور۔ رحمت
اور شفا کے لئے اللہ میاں کہتے ہیں۔
یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ مِّنْ
رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ (لوگو!
بیشک تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی
طرف سے نصیحت اور شفا اُس (امرض شک و
شبہ) کے لئے آئی ہے جو تمہارے سینہ میں ہے)
وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ (اور خاص
ایمانداروں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے)
وَقَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ
(اور بیشک تمہارے پاس اللہ میاں کیطرف
سے نور اور روشن کتاب آئی)۔
اور روح کے لئے
وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا
(اسی طرح ہمنے اپنے حکم سے تم پر روح کو وحی
بنا کر بھیجا)۔ اور ذکر کیلئے فرمایا ہے۔
وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ
(اور ہم نے تمہاری طرف ذکر نازل کیا تاکہ
تم لوگوں کے واسطے بیان کردو۔)
حکیم لقمان [۱۲] نے اپنے بیٹے سے کہا:۔

بیٹا! دانائی یہ ہے کہ تو دس عمل کرے:۔
(۱) مردہ دل کو زندہ کرے۔
(۲) مسکینوں کے پاس بیٹھے۔
(۳) بادشاہوں کی مجلس سے بچے۔
(۴) کمزور کو مدد دے۔
(۵) غلاموں کو آزاد کرے۔
(۶) مسافر کو جگہ دے۔
(۷) درویش کو (بے فکر) تونگر بنائے۔
(۸) بڑوں کی زیادہ عزت کرے۔
(۹) سرداروں کی وقعت بڑھائے۔ (۱۰) [ف۱]
یہ دس کام مال سے بہتر ہیں اور
خوف سے پناہ دینے والے ہیں اور
لڑائی کا سامان ہیں اور
نفع کمانے کے لئے پونجی ہیں۔ اور
جس وقت (قیامت کے دن) خوف طاری ہوگا
(یہ کام) شفاعت کرنے والے ہیں۔ اور
ہدایت کرنیوالے ہیں جب اُسکے دل میں یقین ہو اور
پردہ پوش ہیں جبکہ کپڑا نہ ڈھانپ سکے گا۔
بعضے [۱۳] حکیموں نے کہا ہے:۔
توبہ کرنیکے بعد عقلمند کو دس کام کرنے چاہئیں:۔

ف۱ اصل کتاب میں نہیں لکھی شاید کاتب بھولگیا ۱۲ اصیر

(۱) زبان سے استغفار پڑھنا۔

(۲) دل سے شرمندہ ہونا۔

(۳) بدن (کے بُرے کاموں) سے بچا رہنا۔

(۴) یہ ارادہ کرنا کہ کبھی توبہ نہ توڑونگا۔

(۵) آخرت کی محبّت۔

(۶) دنیا سے نفرت۔

(۷) کم بولنا۔ (۸) کم کھانا۔

(۹) کم پینا۔ تاکہ علم (جمع) اور عبادت کر سکے۔

(۱۰) کم سونا۔ اللہ میاں نے فرمایا ہے کہ:۔

وہ رات کو کم سوتے تھے اور صبح کو استغفار کرتے تھے۔

۱۴ انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔

زمین روزانہ دس باتیں کہتی ہے کہ:۔

اے انسان!

(۱) تو میرے اوپر دوڑتا ہے اور تجھے میرے اندر واپس جانا ہے۔

(۲) تو میرے اوپر نافرمانی کرتا ہے اور تجھے میرے اندر عذاب سہنا ہے۔

(۳) تو میرے اوپر ہنستا ہے اور تجھے میرے اندر رونا ہے۔

(۴) تو میرے اوپر خوش ہے اور تجھے میرے اندر رنج اُٹھانا ہے۔

(۵) تو میرے اوپر مال جمع کرتا ہے اور تجھے میرے اندر شرمندہ ہونا ہے۔

(۶) تو میرے اوپر حرام (کا مال) کھاتا ہے اور تجھے میرے اندر کیڑے کھانے والے ہیں۔

(۷) تو میرے اوپر تکبر کرتا ہے اور تجھے میرے اندر ذلّت بُھگتنی ہے۔

(۸) تو میرے اوپر خوشی خوشی پھرتا ہے اور تجھے میرے اندر رنجیدہ رہنا ہے۔

(۹) تو میرے اوپر روشنی میں چلتا ہے اور تجھے میرے اندر اندھیری میں گزر کرنا ہے۔

(۱۰) تو میرے اوپر (لوگوں کے) جھمگھٹے میں چلتا ہے اور تجھے میرے اندر اکیلا رہنا ہے۔

۱۵ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

جو کوئی ہر وقت ہنستا رہتا (مذاق اور مسخرا پن ہی میں اپنا وقت گزارتا) ہے۔ وہ دس سزائیں پاتا ہے۔

(۱) اُسکا دل (خوف خدا سے غافل ہونیکے سبب بیکار اور) مردہ ہو جاتا ہے۔

(۲) اسکے چہرہ کی رونق جاتی رہتی ہے (اور نحوست برسنے لگتی ہے)۔

(۳) شیطان اسکا پڑوسی ہو جاتا ہے ہر وقت

اسکے پاس رہتا ہے)

(۴) اللہ میاں اُس سے خفا رہتے ہیں۔

(۵) قیامت کے دن اُسکے خلاف (تکلیف میں ڈالنے والا) حکم دیا جائے گا۔

(۶) قیامت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس سے (ناراض ہوکر) مُنہ پھیر لینگے۔

(۷) فرشتے اُسپر پھٹکار بھیجینگے۔

(۸) آسمانوں اور زمینوں والے اُس کے دشمن ہو جائینگے۔

(۹) وہ ہر ایک بات بھول جائیگا (اور حساب کے وقت بھوچکا رہجائیگا)۔

(۱۰) قیامت میں ذلیل ہوگا۔

حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔[۱۶]

میں ایک دن اپنے ایک عابد جوان دوست کے ساتھ بصرہ کے کوچہ و بازار میں ٹہلتا ہوا پہنچا اور ایک حکیم صاحب کو کرسی پر بیٹھا ہوا دیکھا۔ جنکے سامنے مرد۔ عورت اور بچے گلاسوں میں پانی لئے کھڑے اور اپنے اپنے مرض کی دوا پوچھتے تھے۔ میرے ساتھی نے حکیم جی سے دریافت کیا کہ آپکے پاس گناہوں کو دھونے اور دل کا مرض اچھا کرنے کی بھی دوا ہے؟

حکیم جی نے کہا۔ ہاں ہے!

میرے ساتھی نے کہا تو ضرور بتائیے؟

حکیم جی نے فرمایا کہ:۔ دس چیزیں لیلو!

(۱) فقیری کی جڑ (۲) تواضع کی جڑ اور اسمیں (۳) توبہ کی ہلیلہ۔ ملاکر (۴) (خدا کی) رضا کے ہاون دستے میں (۵) قناعت کی ہوسلی سے کوٹو پھر (۶) پرہیزگاری کی دیگچی میں (۷) حیا کے پانی سمیت ڈالکر (۸) محبت کی آگ سے پکاؤ اور (۹) شکر کے پیالے میں لیکر (۱۰) امید کے پنکھے سے ٹھنڈا کر کے خدا کی تعریف کے چمچے سے پی جاؤ۔ اگر تم ایسا کروگے تو دین و دُنیا کے ہر ایک مرض سے فائدہ ہو جائیگا۔

کہا گیا ہے کہ:۔[۱۷]

ایک بادشاہ نے پانچ عالموں اور عقلمندوں کو جمع کیا اور اُن سے کہا کہ:۔

ایک ایک نصیحت سب بیان کریں!

اُن میں سے ہر ایک نے دو دو نصیحتیں بیان کیں پس وہ دس نصیحتیں ہوگئیں۔

پہلے نے کہا:۔

(۱) اللہ میاں کا خوف (ہر بلا سے) بچاتا ہے اور اللہ میاں (کے فرمان) سے (مُنہ پھیر کر) بچنا

کفر ہے (۲) خلقت سے بچنا آزادی ہے
اور خلقت سے ڈرنا غلامی۔

دوسرے نے کہا ہے:۔
(۱) اللہ میاں سے امید رکھنا ایسی تونگری ہے
کہ فقیری اُسکو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔
(۲) اللہ میاں سے نا امید ہونا ایسی فقیری ہے
جسے تونگری بھی (دور نہیں کر سکتی اور) نفع
نہیں پہنچا سکتی۔

تیسرے نے کہا:۔ (۱) جسکا دل غنی ہو اُسے
جیب کا خالی ہونا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔
(۲) جسکا دل فقیر (کنجوس) ہو اُسے جیب کا
بھرا رہنا فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

چوتھے نے کہا:۔ (۱) باوجود بخشش کے
غنی ہونے کا خیال ہی دل کی تونگری بڑھاتا ہے۔
(۲) باوجود جیب بھرپور ہونیکے فقیری کا خیال
ہی دل کی فقیری (کنجوسی) کو بڑھاتا ہے۔

پانچویں نے کہا:۔ (۱) ذرا سی بھلائی اختیار
کرنا بہت سی بُرائی چھوڑ دینے سے بہتر ہے۔
(۲) بُرائی بالکل چھوڑ دینا تھوڑی سی بھلائی
اختیار کرنے سے بہتر ہے۔

۱۸ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ:۔
رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے:
میری اُمّت میں سے دس (قسم کے) آدمی
(مرنے سے پہلے) توبہ کئے بغیر جنّت میں
داخل نہیں ہو سکتے۔

(۱) قلّاع (۲) جیوف (۳) قتّات۔
(۴) دیوب۔ (۵) دیّوث (۶) عرطبہ والا۔
(۷) کوبہ والا۔ (۸) عُتُلّ (۹) زنیم۔
(۱۰) ماں باپ کا عاق کیا ہوا۔

عرض کیا گیا:۔ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ
وسلم) قلّاع کسے کہتے ہیں؟
فرمایا:۔ جو امیروں کے سامنے (تکبر یا عیب جوئی
کے خیال سے) چلے۔
عرض کیا گیا۔ جیوف کسے کہتے ہیں؟
فرمایا:۔ کفن چور!
عرض کیا گیا:۔ قتّات کسے کہتے ہیں؟
فرمایا:۔ چغل خور!
عرض کیا گیا:۔ دیوب کسے کہتے ہیں؟
فرمایا:۔ جو اپنے گھر میں جوان عورتیں بدکاری کے
لئے جمع کرے۔
عرض کیا گیا:۔ دیّوث کسے کہتے ہیں؟
فرمایا:۔ جو اپنی عورت کو نامحرموں (جنسے نکاح

جائز ہے) سے مذاق کرتے دیکھے اور اُسے
غیرت (شرم) نہ آئے!
عرض کیا گیا:- عرطبہ والا کسے کہتے ہیں:-
فرمایا:- (تاشے، ڈھول بجانیوالا -
عرض کیا گیا:- کوبہ والا کسے کہتے ہیں؟
فرمایا:- طنبور بجانے والا -
عرض کیا گیا:- عُتُلّ کسے کہتے ہیں؟
فرمایا:- جو شخص گناہ نہیں بخشتا اور عذر
نہیں مانتا!
عرض کیا گیا:- زنیم کسے کہتے ہیں؟
فرمایا:- حرامی (حرام زادہ) اور رستہ پر بیٹھکر
لوگوں کی غیبت کرنے والا -
اور عاق تو مشہور ہے (جسے ماں باپ اپنی
مرضی کے خلاف چلتا دیکھ کر تنگ آجائیں
اور گھر سے نکالدیں)

حدیث ۱۵
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-
اللہ میاں دس آدمیوں کی نماز قبول نہیں فرماتے:-
(۱) بغیر قرات کے صرف نماز پڑھنے والیکی -(۲) زکوٰۃ نہ
دینے والیکی -(۳) ایسے امام کی جس سے قوم ناخوش
ہو -(۴) بھاگے ہوئے غلام کی -
(۵) ایسے شرابی کی - جو ہمیشہ پیتا ہے -
(۶) ایسی عورت کو جو اپنے میاں کو ناراض
رکھنے کی حالت میں رات گزارے -
(۷) ایسی آزاد عورت کی جو بغیر چادر (یا
دوپٹہ اوڑھے) نماز پڑھے -
(۸) سود خوار کی -
(۹) ظالم بادشاہ کی -
(۱۰) ایسے آدمی کی جسے نماز بیحیائی اور
بدی سے نہیں بچاتی - اور خدا کی طرف سے
وہ دور ہی ہوتا جاتا ہے -

حدیث ۲۰
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-
مسجد میں آنیوالے کیلئے دس عادتیں ضروری ہیں:-
(۱) اپنے موزوں یا جوتوں (کی نجاست) دیکھ لے
(۲) داہنا پاؤں مسجد میں رکھے -
(۳) داخل ہوتے وقت یہ (دعا) پڑھے:-
بِسْمِ اللّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ
عَلٰی مَلَائِكَةِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ
رَحْمَتِكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ - ترجمہ
میں اللہ میاں کے نام سے شروع کرتا ہوں
اللہ میاں کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور
فرشتوں پر سلام ہو جیو!
اے اللہ میاں ہمارے لئے رحمت کے دروازے

کھولدے بیشک تو ہی بخشش کرنیوالا ہے!)

(۴) مسجد کے موجودہ لوگوں کو سلام کرے اور اگر مسجد میں کوئی نہو تو یوں کہے:- اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ (یعنی ہم پر اور اللہ میاں کے نیک بندوں پر سلام ہوجیو!)

(۵) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھے۔ ترجمہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ میاں کے سوا کوئی پوجنے کے قابل نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ میاں کا حکم لانیوالے ہیں)۔

(۶) کسی نمازی کے سامنے سے نہ گزرے۔

(۷) دنیا کا کام اور دُنیا کی باتیں نہ کرے۔

(۸) مسجد سے (اگر نماز کا وقت نہو تو بھی نفل) دو رکعتیں پڑھے بغیر نہ نکلے۔

(۹) وضو کئے بغیر (مسجد میں) داخل نہو۔

(۱۰) جب (چلنے کو) اُٹھے تو یہ پڑھے:- سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ (ترجمہ۔ اے اللہ میاں تو ہی پاک ہے اور میں تیری ہی تعریف بیان کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی پوجا کے قابل نہیں میں تجھ سے (اپنے گناہوں کی) معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

۲۱
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ:- رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:- نماز دین کا ستون ہے اور اُس میں دس خوبیاں ہوتی ہیں:-

(۱) چہرے کی رونق۔

(۲) دل کا نور۔

(۳) بدن کا آرام۔

(۴) قبر کی ساتھی۔

(۵) رحمت برسنے کی جگہ۔

(۶) آسمان کی کنجی۔

(۷) ترازو (جو قیامت میں لگے گی) کا بوجھ۔

(۸) اللہ کی خوشی۔

(۹) جنّت کی قیمت۔

(۱۰) دوزخ کی آڑ۔

جسنے اُس (نماز) کو (وقت پر) ادا کیا بیشک اُسنے دین کی جڑ پختہ کی۔ اور جسنے اُسے چھوڑ دیا اُسنے دین کو ڈھا دیا۔

۲۲
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:-

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-
جب اللہ میاں جنتیوں کو جنت میں بھیجنا چاہینگے تو
(اوّل) اُنکے پاس ایک فرشتہ بھیجینگے جسکے
ساتھ جنّت کا تحفہ اور لباس ہوگا۔
جنتی داخل ہونا چاہیں گے تو فرشتہ کہیگا ٹھہرو
میرے پاس تمام جہانوں کے پالنے والے
(اللہ میاں) کا تحفہ ہے۔
وہ دریافت کرینگے۔ وہ کیسا تحفہ ہے؟
فرشتہ کہیگا وہ دس مہریں ہیں۔
پہلی پر لکھا ہے سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ
فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ (تمپر سلامتی ہو مبارک
تمہارا آنا۔ ہمیشہ کیلئے اس (جنت) میں داخل
ہو جاؤ!)
دوسری پر لکھا ہے :-
تمہارے رنج وغم دور کردیے گئے!
تیسری پر لکھا ہے :-
یہ وہی جنّت ہے جو نیک اعمال کے سبب
تم کو ورثہ میں ملی ہے!
چوتھی پر لکھا ہے :-
ہم تمہیں کپڑے اور زیور پہنائینگے[۱]

پانچویں پر لکھا ہے :-
ہمنے اُنہیں بڑی بڑی آنکھوں والی حور سے
بیاہا ہے۔ بیشک میں نے آج ان کو بدلا دیا
ہے کیونکہ انہوں نے صبر کیا تھا۔ یقیناً
یہی بامراد ہیں :-
چھٹی پر لکھا ہے :-
جو کچھ تمنے فرمانبرداری کی تھی یہ اسکا بدلہ ہے
ساتویں پر لکھا ہے :-
تم جوان ہوگئے اب کبھی بھی بوڑھے نہ ہوگے
آٹھویں پر لکھا ہے :-
تم حفاظت میں ہوگئے اب کبھی نہ ڈروگے!
نویں میں لکھا ہے :-
تم نبیوں۔ سچّے عاشقوں۔ شہیدوں اور
نیک بندوں کے ساتھی ہوگئے!
دسویں پر لکھا ہے :-
تم بزرگ عرش کے مالک رحم کرنیوالے
(اللہ میاں) کے سایہ میں رہنے لگے! -
پھر فرشتہ کہیگا۔
تم سلامتی وحفاظت کے ساتھ اس (جنّت)
میں چلے جاؤ!

[۱] عاشقوں کا زیور اور لباس دنیا میں پرہیزگاری اور فرمانبرداری ہے اور جنّت میں محویت دیدار الٰہی۔ صبر

جنتی جنت میں داخل ہو جائینگے اور عرض کرینگے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْہَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَکُوْرٌ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَہٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ (ترجمہ خاص اللہ میاں کی تعریف ہے جسنے ہمسے غم دور کیا بیشک ہمارا پالنے والا شکر کے قابل معاف کرنیوالا ہے - خاص اللہ میاں ہی کی تعریف ہے جسنے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور ہمیں جنت کی زمین کا اس طرح وارث بنایا کہ جہاں چاہیں رہیں نیک عمل کرنے والوں کا کیسا اچھا بدلہ ہے!)

اور جب اللہ میاں دوزخیوں کو دوزخ میں بھیجنا چاہینگے تو (اول) انکے پاس فرشتہ بھیجینگے اور اُسکے ساتھ دس مہریں -

پہلی پر لکھا ہوگا:-

تم اس (دوزخ) میں چلے جاؤ جس میں نہ کبھی مروگے نہ زندہ (آرام سے) رہوگے نہ نکالے ہی جاؤگے!

دوسری پر لکھا ہوگا:-

تم عذاب میں پڑ جاؤ - تمہارے واسطے چین نہیں ہے!

تیسری پر لکھا ہوگا:-

وہ میری رحمت سے ناامید ہو گئے -

چوتھی پر لکھا ہوگا:-

دوزخ میں چلے جاؤ - ہمیشہ کے فکر - رنج اور غم ہی کی حالت میں -

پانچویں پر لکھا ہوگا:-

تمہارا لباس آگ ہے -

کھانا زقوم (تھُر) ہے -

پینے کے لئے - گرم پانی ہے -

بچھونا - آگ ہے -

اوڑھنا آگ ہے -

چھٹی پر لکھا ہوگا:-

یہ آج اُسکا بدلہ ہے جو کچھ تمنے میری نافرمانی کی ہے!

ساتویں پر لکھا ہوگا:-

دوزخ میں میرا عذاب تم پر ہمیشہ کیلئے ہے!

آٹھویں پر لکھا ہوگا:-

تم پر لعنت (پھٹکار) ہے - کیونکہ تمنے قصداً کبیرہ (بڑے بڑے) گناہ کئے اور پھر نہ توبہ کی اور نہ شرمندہ ہوئے!

نویں پر لکھا ہوگا:۔

دوزخ میں ہمیشہ شیطان تمہارے ساتھی رہینگے۔

دسویں پر لکھا ہوگا:۔

تم نے شیطان کی پیروی کی دنیا کو پسند کیا
اور آخرت کو چھوڑ دیا۔ پس یہ (دوزخ)
تمہارا بدلہ ہے!

[۲۳] بعض حکیموں نے کہا ہے:۔

ہمنے دس چیزوں کو دس چیزوں میں ڈھونڈا
مگر دوسری دس چیزوں میں پایا:۔

(۱) عزّت کو تکبر میں ڈھونڈا اور عاجزی میں
پایا۔

(۲) بندگی کو نماز میں ڈھونڈا اور پرہیزگاری
میں پایا۔

(۳) آرام کو لالچ میں ڈھونڈا اور دنیا
چھوڑنے میں پایا۔

(۴) دل کے نور کو دن کی جہریہ (جن میں
قرات زور سے پڑھی جاتی ہے) نماز میں
ڈھونڈا اور رات کی خفیہ (تہجد) میں پایا۔

(۵) قیامت کے نور کو جوانمردی اور سخاوت
میں ڈھونڈا اور روزہ کی پیاس میں پایا۔

(۶) (پل) صراط پر (آسانی سے) گزرنے کو
قربانی میں ڈھونڈا اور صدقہ میں پایا۔

(۷) دوزخ سے نجات کو مباح[له] چیزوں میں ڈھونڈا
اور نفسانی خواہشوں کو چھوڑنے میں پایا۔

(۸) اللہ میاں کی محبت کو دنیا میں ڈھونڈا
اور اللہ میاں کی یاد (ذکر) میں پایا!

(۹) اطمینان (و آرام) کو مجمع میں ڈھونڈا
اور تنہائی میں پایا۔

(۱۰) دل کی روشنی کو۔ وعظ اور قرآن مجید
میں پڑھنے میں ڈھونڈا اور (گناہوں
کی بخشش کیلئے) فکر کرنے اور رونے میں پایا!

[۲۴] ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ میاں کے قول
وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ
فَاَتَمَّهُنَّ (ترجمہ۔ جب ابراہیم علیہ السلام
کو پروردگار (اللہ میاں) نے چند باتوں
میں آزمایا۔ تو وہ پورے اُترے) کی تفسیر
میں بیان کیا ہے:۔

دس عادتیں سنّت ہیں۔

پانچ سر میں اور پانچ بدن میں

سر میں یہ ہیں:۔ (۱) مسواک کرنا۔

له وہ کام جسکے کرنے میں بھلائی اور نکرنے
میں کوئی بازپرس یا عیب نہو۔ صبر

(۲) غرغرا کرنا - (۳) ناک میں پانی دینا -
(۴) مونچھیں ترشوانا - (۵) سر منڈانا -
بدن میں یہ ہیں - (۶) بغل کے بال اُکھاڑنا -
(۷) ناخن کٹوانا - (۸) ناف کے نیچے کے بال لینا
(۹) ختنہ کرنا - (۱۰) استنجا کرنا - [لہ]

۳۵
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے :-
(۱) جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے اللہ میاں اسپر دس رحمتیں بھیجتا ہے -
(۲) جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک بار بُرا کہے اللہ میاں اُسے دس بار بُرا کہتے ہیں -
کیا تو نے بزرگ اللہ میاں کا قول نہیں دیکھا :-
ولید بن مغیرہ مردود نے جب ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہا - اللہ میاں نے اُسے دس بار بُرا کہا -
اللہ میاں نے ارشاد فرمایا ہے :-
"تم کسی - بہت قسم کھانے والے ذلیل عیب چُننے والے - غیبت کرنیوالے بھلائی سے روکنے والے - حد سے بڑھے ہوئے گناہگار - بدخو - اسکے سوا - بدنام - جو مالدار اور اولاد والا ہے (اور) جب اُسپر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں - وہ کہتا ہے یہ تو پچھلوں کی کہانیاں ہیں - یعنی قرآن مجید کو جھٹلاتا ہے ایسے کی پیروی مت کرو!

۳۶
ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے جب بزرگ اللہ میاں کے قول :-
اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (تم ہم سے دعا مانگو ہم تمہارے واسطے قبول کرینگے) کی بابتہ دریافت کیا گیا کہ ہم دعا مانگتے ہیں اور ہمارے لئے قبول نہیں ہوتی تو آپنے کہا :-
تمہارے دل دس چیزوں سے مر گئے :-
(۱) تم نے اللہ میاں کو پہچانا اور (اُن کی عبادت کا) حق ادا نہیں کیا -
(۲) تم نے قرآن مجید پڑھا اور اُس پر عمل نہیں کیا -
(۳) تمنے شیطان کی دشمنی کا دعویٰ کیا اور اُسے دوست بنا لیا -
(۴) تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کیا - اور اُنکی پیروی

لہ آیۂ مذکورہ کو نصائح زیریں سے کوئی مناسبت ہماری سمجھ میں نہیں آئی - صبر

اور رستہ کو چھوڑ دیا۔

(۵) تمنے جنت کی محبت کا دعوی کیا اور
اسکے لئے سامان نہیں کیا۔

(۸) تم دوسروں کی عیب جوئی میں پھنس گئے
اور اپنے عیبوں کو بھول گئے۔

(۹) تم روزی کھاتے ہو اور اُس (اللہ
میاں) کا شکر ادا نہیں کرتے۔

(۱۰) تم اپنی میتوں کو دفن کرتے ہو اور عبرت
حاصل نہیں کرتے۔

۲۷ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ:۔ (اللہ میاں کا) کوئی بندہ یا
بندی عرفہ کی رات کو ایک ہزار بار اگر یہ
دعا مانگے جو دس کلمہ ہیں۔ تو رشتہ توڑنے
یا گناہ کی بات کے سوا جو کچھ اللہ میاں سے
چاہے (ضرور) ملیگا۔

دعا یہ ہے:۔

(۱) سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ عَرْشُہٗ۔
پاک ہے وہ ذات جسکا عرش آسمان ہے۔

(۲) سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مُلْکُہٗ وَقُدْرَتُہٗ
پاک ہے وہ ذات جسکا ملک اور قدرت زمین
میں ہے۔

(۳) سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْبَرِّ سَبِیْلُہٗ۔ (فی البحر — دریا میں)
پاک ہے وہ ذات جسکا رستہ خشکی میں ہے۔

(۴) سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْھَوَاءِ رُوْحُہٗ۔
پاک ہے وہ ذات جسکا روح[۵] ہوا میں ہے۔

(۵) سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ۔
پاک ہے وہ ذات جسکا رستہ آگ میں ہے۔

(۶) سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْاَرْحَامِ عِلْمُہٗ۔
پاک ہے وہ ذات جسکا علم رحموں (تک) میں ہے۔

(۷) سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْقُبُوْرِ قَضَاءُہٗ۔
پاک ہے وہ ذات جسکا حکم قبر (تک) میں ہے۔

(۸) سُبْحٰنَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَاءَ بِلَا عَمَدٍ۔
پاک ہے وہ ذات جسنے بے سہارے آسمان کھڑا کر دیا۔

(۹) سُبْحٰنَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ۔
پاک ہے وہ ذات جسنے زمین بچھائی۔

(۱۰) سُبْحٰنَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ
پاک ہے وہ ذات جسکے سوا کوئی (عذاب سے)
مِنْہُ اِلَّا اِلَیْہِ۔
بچنے کی جگہ نہیں۔

۲۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے:۔
ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

[۵] روح ایک فرشتہ کا نام ہے جو ہوا میں رہتا ہے۔

شیطان سے دریافت کیا کہ میری امت میں سے تیرے کتنے دوست ہیں؟

اُسنے کہا:- دس (قسم کے) آدمی-

(۱) ظالم بادشاہ- (۲) مغرور-

(۳) وہ مالدار جسے یہ پروا نہیں کہ میں دولت کہاں سے کماؤں گا اور کہاں اُٹھاؤں گا-

(۴) وہ عالم جو حاکم کے ظلم کو مانلے-

(۵) بددیانت سوداگر-

(۶) موسم گرانی کے لئے ناج جمع کرنیوالا-

(۷) زانی- (۸) سودخوار-

(۹) وہ بخیل جسے یہ پروا نہیں کہ کہاں سے مال جمع کرونگا-

(۱۰) ہمیشہ شراب پینے والا-

پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:- میری اُمت میں سے تیرے دشمن کتنے ہیں؟

شیطان نے کہا:- بیس آدمی-

(۱) آپ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم- بیشک میں آپ سے دشمنی رکھتا ہوں-

(۲) قرآن مجید کا حافظ جبکہ وہ اسکے حکموں پر عمل کرے- (۳) علم پر عمل کرنیوالا-

(۴) پانچوں وقت نماز کیلئے اذان دینے والا-

(۵) فقیروں مسکینوں اور یتیموں سے محبت کرنیوالا

(۶) مہربان صاحب دل-

(۷) (خالص) اللہ میاں کیلئے تواضع کرنیوالا

(۸) جوانی میں اللہ میاں کی بہت عبادت کرنیوالا

(۹) حلال روزی کھانے والا-

(۱۰) وہ دو جوان جو محض) خدا کیواسطے کی دوستی رکھتے ہوں-

(۱۱) جماعت کی نماز کا شوقین-

(۱۲) جو رات کو (تہجد کی) نماز پڑھتا ہے اور لوگ سوتے رہتے ہیں-

(۱۳) جو اپنے آپ کو حرام سے بچاتا ہے-

(۱۴) جو خیر خواہی کرتا ہے-

دوسری روایت میں ہے۔ جو مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرتا ہے اور اُسکے دل میں کچھ (ظاہری لالچ) نہیں ہوتا-

(۱۵) جو ہمیشہ وضو سے رہتا ہو-

(۱۶) سخی- (۱۷) نیک عادت والا-

(۱۸) جو اللہ میاں کو مان لے جسکا وہ ضامن ہوا ہے

(۱۹) بیوہ عورتوں پر احسان کرنیوالا-

(۲۰) موت کیلئے طیار رہنے والا-

۲۹ وہب ابن منبہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے:-

توریت میں لکھا ہے :-

(۱) جسنے دنیا میں توشہ طیار کرلیا وہ قیامت کے دن اللہ میاں کا دوست ہوگا۔

(۲) جسنے غصہ چھوڑ دیا وہ اللہ میاں کے سایہ میں رہیگا۔

(۳) جسنے دنیا میں عیش و آرام کی محبّت چھوڑ دی وہ اللہ میاں کے عذاب سے بچا رہیگا۔

(۴) جسنے حسد چھوڑ دیا وہ قیامت کے دن خلقت کے مجمع میں سب سے بہتر ہوگا۔

(۵) جسنے ریاست کا لالچ چھوڑ دیا وہ قیامت کے دن غالب بادشاہ (اللہ میاں) کے نزدیک پیارا ہوگا۔

(۶) جسنے دنیا میں فضول باتیں چھوڑ دیں وہ نیک آدمیوں میں ناز و نعمت والا ہوگا۔

(۷) جسنے دنیا میں (لوگوں سے) دشمنی (رکھنی) چھوڑ دی وہ قیامت کے دن مراد پانے والا ہوگا۔

(۸) جسنے دنیا میں بخل چھوڑ دیا خلقت بھر میں اسکا ذکر کیا جائیگا۔

(۹) جسنے دنیا میں آرام چھوڑ دیا وہ قیامت کے دن خوش ہوگا:۔

(۱۰) جسنے دنیا میں حرام چھوڑ دیا وہ قیامت کے دن نبیوں علیہم السّلام کے سایہ میں رہیگا۔

(۱۱) جسنے دنیا میں حرام چیز کو دیکھنا چھوڑ دیا اللہ میاں قیامت کے دن جنّت میں اسکی آنکھوں کو خوش کر دیگا۔

(۱۲) جسنے دنیا میں دولتمندی چھوڑ کر فقیری اختیار کرلی۔ اللہ میاں اُسے قیامت کے دن نبیوں علیہم السّلام اور ولیوں علیہم الرحمہ کے ساتھ اُٹھائے گا۔

(۱۳) جو کوئی دنیا میں دوسروں کی حاجت پوری کریگا۔ اللہ میاں دین و دنیا میں اُس کی حاجت پوری کر دینگے۔

(۱۴) جو کوئی قبر میں اپنا ساتھی چاہتا ہی اُسے اندھیری (پچھلی) رات میں اُٹھنا اور نماز (تہجد) پڑہنی چاہئیے۔

(۱۵) جو کوئی اللہ میاں کے عرش کے سایہ میں رہنا چاہے اُسے زاہد (عبادت کرنیوالا) بننا چاہئیے۔

(۱۶) جو کوئی اپنا حساب آسان چاہتا ہے اُسے اپنے نفس اور بھائیوں کو نصیحت کرنی چاہئیے۔

(۱۷) جو کوئی یہ چاہے کہ فرشتے اُس سے ملاقات کریں اُسے پرہیزگار بننا چاہیئے۔

(۱۸) جو کوئی جنّت میں رہنا چاہے اُسے رات اور دن اللہ میاں کو یاد کرنا چاہیئے

(۱۹) جو کوئی جنّت میں بے حساب داخل ہونا چاہے اُسے اللہ میاں کے سامنے سچّی توبہ کرنی چاہیئے۔

(۲۰) جو کوئی غنی ہونا چاہے اسے اللہ میاں کے دیئے ہوئے پر راضی رہنا چاہیئے۔

(۲۱) جو کوئی اللہ میاں کے نزدیک سمجھدار بننا چاہے اُسے عاجزی کرنی چاہیئے۔

(۲۲) جو کوئی عقلمند بننا چاہے اُسے عالم ہونا چاہیئے۔

(۲۳) جو کوئی خلقت میں سلامتی سے رہنا چاہے اُسے ہر ایک کو بھلائی سے یاد کرنا اور یہ سوچنا چاہیئے کہ میں کس چیز سے اور کیوں بنا ہوں۔ (اور میرے

(۲۴) جو کوئی دنیا اور آخرت میں عزّت چاہے اُسے دنیا کے مقابلہ میں آخرت اختیار کرنی چاہیئے۔

(۵) جو کوئی دُنیا اور آخرت میں جنّت (کی راحت) چاہے اُسے سخاوت اختیار کرنی چاہیئے کیونکہ سخی جنّت سے قریب ہے اور دوزخ سے دور۔

(۲۶) جو کوئی اپنے دل کو کامل نور سے روشن کرنا چاہے اُسے (اپنے گناہوں کی بخشش کا) فکر اور عبرت اختیار کرنی چاہیئے۔

(۲۷) جو کوئی صبر کرنیوالا بدن۔ ذکرِ الٰہی کرنے والی زبان۔ عاجزی کرنے والا دل چاہتا ہے اُسے ایماندار اور مسلمان مردوں اور عورتوں کیلئے استغفار کرنا چاہیئے۔

ف عاجزی کر یہی ہے جوہر پاک کیسی اترایا کیوں اکڑتا ہے
اصل کو اپنی دیکھ اے ناداں تو گندہ پانی کا ایک قطرہ ہے

لیجیے

بچّوں کی اتالیق - جوانوں کی مصلح - بوڑھوں کی رہبر - واعظوں کی جان یہی کتاب ہے جسکا نام ہے "جواہرات" یعنی منبہات ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا روزمرہ کی سلیس اُردو زبان میں ترجمہ اگر آپ کو اسلام سے محبّت ہے اور ہادیان اسلام علیہم السّلام کی بیش بہا نصیحتوں کی آپ کے دل میں کوئی وقعت ہے تو صرف ساڑھے چار آنے میں جواہرات منگائیے خود ملاحظہ فرمائیے احباب کو دکھائیے - ماں بہنوں - بہو بیٹیوں - بچّوں اور بچیوں کو پڑھائیے اور دین و دنیا کا فائدہ اُٹھائیے -

اسکے سوا

تعلیم اسلام - اصل ترقی - جدید نظمیں ہیں - اور تعلیم المسلمین بچّوں کے لئے نماز کا رسالہ - جو حسب طلب مل سکتی ہیں -

بندہ نذیر احمد صبر

۲۳۶ محلہ مشائخان میرٹھ شہر